(اُردو ترجمہ)

انیس الارواح

یعنی

ملفوظات

سید الاتقیاء شہنشاہ ولایت حضرت خواجہ عثمان ہارونی

مرتبہ

حضور خواجہ خواجگان، ہندن ولی غریب نواز معین الدین حسن چشتی اجمیری رسید

WORK FOR HUMANITY SYED AJMER SHARIF

www.syedajmersharif.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

حضور خواجہ غریب نواز معین الدین حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی گفتگو

خدا کا شکر ہے جو پروردگار ہے جہانوں کا اور عاقبت واسطے پرہیزگاروں کے اور درود اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کی تمام آل واصحاب پر، خدا تجھے نیک بنادے۔ تجھے معلوم ہو کہ جو نبیوں کی خبریں اور نشانیاں اور ولیوں کے اسرار اور انوار، عابدوں کے سردار اور عارفوں کے چاند، اہل ایمان کے معزز اور نیکی اور احسان کے وافر شیخ بزرگ خواجہ عثمان ہارونی (خدا انہیں اور ان کے والد کو بخشے) کی زبان سے سننے میں آئے ہیں۔ اس رسالے میں جس کا نام انیس الارواح ہے لکھے گئے ہیں۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ مسلمانوں کے دعا گو فقیر حقیر کمترین بندگان معین حسن سنجری (رحمۃ اللہ علیہ) کو شہر بغداد میں خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی اور اس وقت معزز مشائخ بھی خدمت میں حاضر تھے۔ جونہی کہ بندہ نے سر زمین پر رکھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دوگانہ ادا کر۔ میں نے ادا کیا۔ پھر فرمایا: قبلے کی طرف منہ کر کے بیٹھ، میں بیٹھ گیا۔ فرمایا کہ سورۃ البقرہ پڑھ۔ میں نے پڑھی۔ پھر فرمایا ۲۱ دفعہ کلمہ سبحان پڑھ۔ میں نے پڑھا۔ بعد میں خود کھڑے ہو کر منہ آسمان کی طرف کیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ میں نے تجھے خدا تک پہنچا دیا۔ جونہی یہ فرمایا، قینچی اپنے دست مبارک میں لے کر میرے سر پر چلائی اور چارتر کی کلاہ اس عقیدت مند کے سر پر رکھی اور خاص گودڑی عنایت فرمائی۔ پھر فرمایا، بیٹھ جا۔ میں بیٹھ گیا۔ فرمایا کہ ہمارے خانوادے میں آٹھ پہر کا مجاہدہ ہوتا ہے۔ آج کی رات اور آج کا دن مجاہدے میں مشغول رہو۔ آپ کے ارشاد کے موافق میں نے ایک دن رات گزارے۔ جب دوسرے دن خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا، بیٹھ۔ اور ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ۔ میں نے پڑھی۔ فرمایا: اوپر کی طرف دیکھ، جونہی کہ میں نے آسمان کی طرف نگاہ کی، آپ نے فرمایا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ عرش عظیم تک سب کچھ دکھائی دیتا ہے۔ پھر فرمایا زمین کی طرف دیکھ، جب میں نے زمین کی طرف دیکھا، فرمایا کہاں تک تجھے دکھائی دیتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حجاب عظمت تک فرمایا۔ آنکھ بند کر۔ جب میں نے بند کی فرمایا، کھول! میں نے کھولی۔ مجھے دو انگلیاں دکھا کر فرمایا کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات۔ جب میں نے عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جا! تیرا کام سنور گیا۔ ایک اینٹ پاس پڑی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کو الٹ! جب میں نے الٹی تو اس کے نیچے ایک مٹھی سونے کے دینار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسے

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

لے جا کر فقیروں کو صدقہ دے۔ جب میں نے صدقہ دیا تو فرمایا کہ چند روز تک تو ہماری خدمت میں رہو۔ میں نے عرض کیا کہ بندہ فرمانبردار ہے۔ پھر خواجہ عثمان ہارونی ؒ نے خانہ کعبہ کی طرف سفر اختیار کیا اور پہلا سفر دعا گو کا یہی تھا۔

الغرض! ایک شہر میں پہنچ کر ہم نے مقربان خدا کی ایک جماعت دیکھی جن کو اپنے آپ کی ہوش نہ تھی چند روز انہیں کے پاس رہے جو اب تک ہوش میں نہیں آئے تھے پھر خانہ کعبہ کی زیارت کی۔ اس جگہ بھی خواجہ صاحب ؒ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے خدا کے سپرد کیا اور خانہ کعبہ کے پرنالے کے نیچے اس درویش کے بارے میں مناجات کی۔ تو آواز آئی کہ ہم نے معین الدین کو قبول کیا۔ جب وہاں سے لوٹ کر ہم نبی کریم ﷺ کی زیارت کیلئے آئے تو فرمایا کہ سلام کر! میں نے سلام کیا۔ آواز آئی وعلیکم السلام اے سمندر اور جنگل کے مشائخ کے قطب! جب یہ آواز آئی تو خواجہ صاحب ؒ نے فرمایا۔ آ! تیرا کام مکمل ہوگیا۔

اس کے بعد ہم بدخشاں میں آئے اور ایک بزرگ سے ملے جو کہ خواجہ جنید بغدادی ؒ کے پیش کاروں میں سے تھا اور جس کی عمر سو سال کی تھی۔ وہ از حد خدا کی یاد میں مشغول تھا لیکن اس کا ایک پاؤں نہ تھا۔ اس بارے میں جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نفسانی خواہش کی خاطر میں جھونپڑی سے باہر قدم رکھا ہی چاہتا تھا کہ آواز آئی۔ اے مدعی! یہی تیرا اقرار تھا جو تو نے فراموش کر دیا۔

چھری پاس پڑی تھی۔ میں نے اٹھا کر اپنا پاؤں کاٹ ڈالا اور باہر پھینک دیا۔ آج چالیس سال کا عرصہ گزرا ہے کہ میں نے اپنے پاؤں کو کاٹا۔ اور حیرانی کے عالم میں مبتلا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ کل درویشوں میں یہ منہ کس طرح دکھاؤں گا پھر ہم وہیں سے واپس آئے اور بخارا میں پہنچے اور وہاں کے بزرگوں کو ایک اور ہی حالت میں پایا جن کا وصف تحریر نہیں ہو سکتا۔۔۔ میں خواجہ صاحب کی خدمت (ہمراہی) میں سفر کرتا رہا۔ اس کے بعد پھر دس سال تک لوٹا اور سونے کا کپڑا (بستر) سر پر اٹھا کر سفر کرتا رہا۔ پھر جب خواجہ صاحب نے واپس آ کر بغداد میں گوشہ نشینی اختیار کی اور اس درویش کو حکم ہوا کہ میں کچھ مدت تک باہر نہیں نکلوں گا۔ تجھے لازم ہے کہ چاشت کے وقت آؤ تا کہ میں تجھے فقر کی ترغیب دوں جو کہ میرے بعد میرے مریدوں اور فرزندوں کیلئے میری یادگار ہے۔ بندہ نے حکم کے بموجب اسی طرح کیا۔ ہر روز میں خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور جو کچھ آپ کی زبان گوہر فشاں سے سنتا۔ اس کو لکھ لیتا۔ یہ سب اٹھائیس مجلسوں پر منقسم ہے۔

۱- پہلی مجلس- ایمان کے بارے میں
۲- دوسری مجلس- مناجات کے بیان میں
۳- تیسری مجلس- شہر کی تباہی کے بیان میں
۴- چوتھی مجلس- عورتوں کے بیان میں فرمانبرداری اور غلام آزاد کرنے کے بیان میں
۵- پانچویں مجلس- صدقے کے بیان میں
۶- چھٹی مجلس- شراب پینے کے بیان میں
۷- ساتویں مجلس- مومنوں کو تکلیف دینے کے بیان میں

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

۸-آٹھویں مجلس-گالی گلوچ کے بارے میں

۹-نویں مجلس-کام کرنے اور کمانے کے بیان میں

۱۰-دسویں مجلس-مصیبت کے بیان میں

۱۱-گیارہویں مجلس-جانوروں کے مارنے کے بیان میں

۱۲-بارہویں مجلس-سلام کرنے کے بیان میں

۱۳-تیرہویں مجلس-نماز کے کفارہ میں

۱۴-چودہویں مجلس-فاتحہ کے اور اخلاص کے بیان میں

۱۵-پندرہویں مجلس-بہشت اور اہل بہشت کے بیان میں

۱۶-سولہویں مجلس-مسجد کی فضیلت کے بیان میں

۱۷-سترہویں مجلس-دنیا کے اکٹھا کرنے کے بیان میں

۱۸-اٹھارہویں مجلس-چھینک لینے کے بیان میں

۱۹-انیسویں مجلس-نماز کی بانگ کے بیان میں

۲۰-بیسویں مجلس-مومن کے بیان میں

۲۱-اکیسویں مجلس-حاجت روا کرنے کے بیان میں

۲۲-بائیسویں مجلس-آخری زمانہ کے بیان میں

۲۳-تیئیسویں مجلس-موت کے یاد کرنے کے بیان میں

۲۴-چوبیسویں مجلس-مسجد میں چراغ بھیجنے کے بیان میں

۲۵-پچیسویں مجلس-درویشوں کے بیان میں

۲۶-چھبیسویں مجلس-شوار کے پائچے لمبے کرنے کے بیان میں

۲۷-ستائیسویں مجلس-عالموں کے بارے میں

۲۸-اٹھائیسویں مجلس-توبہ کے بیان میں

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF

www.syedajmersharif.com

مجلس (۱)

ایمان کی حقیقت

مجلس اول میں ایمان کا ذکر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ایمان برہنہ ہے اور اس کا لباس پرہیزگاری ہے اور اس کا سرہانہ فقر ہے اور اس کی دوا علم ہے اور اس بات کی شہادت لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان ہے اور آپ نے کہا اے مسلمانو! ایمان کم و بیش نہیں ہو سکتا اور جو شخص انکار کرتا ہے وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کیلئے حکم آیا کہ جاؤ! کافروں سے جنگ کرو۔ اس وقت تک کہ کہیں لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد ﷺ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں) جو نبی و رسول خدا ﷺ نے کافروں سے جنگ کی۔ انہوں نے گواہی دی کہ خدا ایک ہے۔ پھر نماز کا حکم دیا انہوں نے قبول کیا۔ پھر روزہ، حج اور زکوٰۃ کا حکم ہوا۔ یہ بھی انہوں نے قبول کئے اور خدائے بزرگ اور بلند پر ایمان لائے۔

پھر فرمایا کہ یہ سب باتیں ایمان کا بار بار یاد تازہ کرنا ہے لیکن روزے اور نماز سے گھٹتا بڑھتا نہیں۔ اس واسطے کہ جس نے نماز کے صرف فرضوں کو ہی ادا کیا ہو اور ان میں کسی قسم کا نقصان نہ کیا ہو۔ خدا تعالیٰ اس کیلئے حساب آسان کر دیتا ہے اور اگر فرضوں میں کسی قسم کا نقصان کیا ہو تو خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ دیکھو۔ اس نے کوئی دیدہ و دانستہ نقصان نہیں کیا اور عبادت کی ہے تو فرضوں کے عوض اسے شمار کر لو۔ اور اگر اس نے فرض بھی پورے ادا نہ کئے ہوں اور نہ ہی کوئی فاضلہ عبادت کی ہو تو وہ دوزخ کے لائق ہوتا ہے۔ بشرطیکہ خدا کی رحمت یا رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نہ ہو لیکن اہل شرع کا قول ہے کہ جو شخص فرض کا منکر ہے، وہ کافر ہے لیکن ایمان کی اصلیت میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔

پھر فرمایا کہ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا۔ وہ اس حدیث من ترک الصلوٰۃ متعمدًا فقد کفر مستوجب القتل عند الشافعی (جس شخص نے ارادتاً نماز ترک کی۔ پس وہ کافر ہوا یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قتل کرنے کے قابل ہے) کے بموجب کافر ہوتا ہے۔

روحوں کی چار قسمیں

پھر فرمایا کہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے عہدہ میں، میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جس وقت اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں) کی آواز آئی تو اسوقت تمام مسلمانوں اور کافروں کی روحیں ایک جگہ تھیں۔ آواز کے آتے ہی ان کی چار قسمیں ہو گئیں۔

پہلی قسم کی روحوں نے جب آواز سنی اسی وقت سجدہ میں گر پڑھیں اور دل اور زبان سے کہا قَالُوْا بَلٰی (انہوں نے کہا۔ ہاں)

دوسری قسم کی روحوں نے بھی سجدہ کیا اور زبان سے کہا قَالُوْا بَلٰی لیکن دل سے نہ کہا۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

تیسری قسم کے روحوں نے دل سے کہا: اور چوتھی قسم کی روحوں نے نہ دل سے کہا اور نہ ہی زبان سے کہا۔

پھر خواجہ صاحب ﷫ نے اس کی تفصیل یوں فرمائی کہ جنہوں نے سجدہ کیا اور دل اور زبان سے اقرار کیا۔ وہ اولیاء، نبی اور مومن تھے اور جنہوں نے زبان سے کہا اور دل سے نہ کہا وہ ان مسلمانوں کا گروہ تھا جو پہلے مسلمان ہوتے ہیں اور مرتی دفعہ بے ایمان ہوکر دنیا سے جاتے ہیں اور تیسری قسم جنہوں نے زبان سے نہ کہا لیکن دل سے کہا وہ ایسے کافر تھے جو پہلے کافر ہوتے ہیں بعد میں مسلمان ہوجاتے ہیں لیکن چوتھی قسم جنہوں نے نہ دل سے کہا اور نہ زبان سے، وہ کافر تھے جو پہلے ہی کافر ہوتے ہیں اور بعد میں بھی کافر ہی ہوکر دنیا سے گزر جاتے ہیں۔

جب ان فوائد کو خواجہ صاحب ﷫ نے ختم کیا۔ تو آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہوگئے اور دعا گو واپس چلا آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۲)

مناجاتِ آدم علیہ السلام

مجلس دوم میں حضرت آدم علیہ السلام کی مناجات کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ خواجہ صاحب ﷫ نے فرمایا کہ میں نے خواجہ یوسف چشتی ﷫ کی زبانی سنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابواللیث سمرقندی کی فقہ میں لکھا دیکھا ہے کہ علی ﷜ ابن ابی طالب روایت کرتے ہیں۔ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ (پس آدم نے اپنے پروردگار سے سیکھ لیں کچھ باتیں) یہ وہ وقت تھا جب حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے بھاگے تھے۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا، اے آدم! کیا تو مجھ سے بھاگتا ہے۔ عرض کی کہ نہیں میرے پروردگار! بلکہ مجھے اس رسوائی کے سبب تجھ سے شرم آتی ہے۔

سورج اور چاند گرہن

پھر سورج گرہن اور چاند گرہن کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ خواجہ صاحب ﷫ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند گرہن واقع ہوا جب پیغمبر خدا سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب دنیا کے بندوں کے گناہ بہت ہوجاتے ہیں اور بہت گستاخی کرتے ہیں تب حکم ہوتا ہے کہ سورج گرہن یا چاند گرہن واقع ہو اور ان کے چہرے سیاہ کیے جاتے ہیں تاکہ خلقت عبرت پکڑے۔ پھر فرمایا کہ جب چاند گرہن محرم کے مہینے مین واقع ہو تو اس سال کشت وخون اور فساد برپا ہوتے ہیں اور اگر ماہ ربیع الاول میں ہو تو اس سال قحط اور موت زیادہ ہوگی۔ اور مینہ اور ہوا زیادہ ہوگی اور اگر ماہ ربیع الآخر میں واقع ہو تو بزرگوں کی تبدیلی اور ملک میں فتور واقع ہوگا اور جب جمادی الاوّل میں واقع ہو تو بجلی اور بارش بکثرت ہوگی اور ناگہانی موتیں کثرت سے واقع ہوں گی اور اگر جمادی الآخر میں واقع ہو تو اس سال فصلیں عمدہ ہوں گی اور نرخ ارزاں ہوگا۔ اور لوگ عیش وعشرت میں بسر کریں گے۔ اور اگر ماہ رجب میں واقع ہو اور مہینہ کا شروع اور جمعہ کا روز ہو تو اس سال بھوک اور مصیبتیں بہت نازل ہوں گی اور آسمان پر سیاہی نازل ہوگی اور اگر ماہ شعبان

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

میں واقع ہو تو اس سال خلقت کے درمیان صلح اور آرام ہوگا اور اگر ماہ رمضان میں واقع ہو اور مہینے کا شروع جمعہ کا دن ہو اور اس سال قحط اور مصیبت نازل ہوگی اور آسمان سے بڑی سخت آواز آئے گی جس سے خلقت بیدار ہو جائے گی اور کھڑے ہوئے آدمی منہ کے بل گر پڑیں گے اور اگر ماہ شوال میں واقع ہو تو اس سال مردوں کو بہت سی بیماریاں لاحق ہوں گی اور اگر ماہ ذوالحجہ میں واقع ہو تو اس سال فراخی ہوگی اور اس سال حاجیوں کی راہ منقطع ہوگی۔ اور اگر ماہ محرم میں واقع ہو تو جاننا چاہئے کہ سارا سال فساد برپا ہوں گے اور ایک دوسرے کے عیب بیان کریں گے اور دنیا کو چھوڑیں گے اور آخرت ویران کریں گے اور قول وقرار میں مومن نہیں رہیں گے۔ وہ منافق دولت مند کو بزرگ خیال کریں گے اور درویشوں کو ذلیل خیال کریں گے۔ اس وقت خداوند تعالیٰ ان پر مصیبتیں نازل کرے گا تاکہ ان کی عیش تلخ ہو جائے پھر فرمایا کہ جب ایسی حالت ہو تو مصیبتوں کے منتظر رہنا چاہئے۔ جب ان فوائد کو خواجہ صاحب ختم کر چکے تو یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور دعا گو واپس چلا آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

مجلس (۳)

شہروں کی تباہی

مجلس سوئم میں شہروں کی تباہی کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ فرمایا کہ آخری زمانے میں شہر بسبب گناہوں کی شامت کے برباد ہو جائیں گے۔ چنانچہ میں نے خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ ایک دفعہ میں سمرقند کی طرف جا رہا تھا تو میں نے خواجہ یحییٰ سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۚ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا

(کوئی شہر ایسا نہیں جس پر قیامت سے پہلے ہم مصیبت اور عذاب اور ہلاکت نازل نہ کریں اور وہ شہر ویران نہ ہو)

آثارِ قیامت

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ چونکہ آخری زمانے میں گناہ کثرت سے ہوں گے کہ حبشی لوگ ویران کریں گے اور مدینہ منورہ قحط سے برباد ہو جائے گا اور بھوک کے مارے خلقت مر جائے گی اور بصرہ، عراق اور مشہد شرابخوروں کی شامت اعمال کے سبب خراب ہوں گے اور اس سال مصیبتیں بہت نازل ہوں گی اور عورتوں کے بداعمال سے بھی خراب ہوں گے اور ملک شام بادشاہ کے ظلم سے برباد ہوگا اور مکڑی آسمان سے اترے گی اور روم کثرت لواطت کے سبب خراب ہوگا اور آسمان سے ہوا چلے گی جس سے تمام آدمی سو جائیں گے اور ہلاک ہو جائیں گے اور خراسان اور بلخ تاجروں کی خیانت کے باعث ویران ہوں گے اور مسلمان اس کی شامت سے مردار ہو جائیں گے۔

اس کے بعد فرمایا کہ میں نے خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ خوارزم اور چند شہر جو اس کے گرد ونواح میں واقع ہیں

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF

www.syedajmersharif.com

وہ راگ ورنگ اور منکرات کے باعث خراب ہوں گے اور ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور خود بھی ہلاک ہو جائیں گے لیکن سیوستان سخت مصیبتوں تاریکیوں اور زلزلوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور جس زمین میں رہتے ہوں گے نیست و نابود ہو جائے گی لیکن مصر اور دوسرے شہروں کی خرابی کی یہ وجہ ہوگی کہ آخری زمانے میں عورتوں کو قتل کریں گے اور کہیں گے یہ فاطمہ ہے۔ خاک ان کے منہ میں۔ پس حق تعالیٰ ان کو زمین میں غرق کرے گا اور سندھ اور ہندوستان بھی ویران ہو جائیں گے پھر فرمایا کہ زنا اور شراب خوری کے سبب ویران ہوں گے پھر فرمایا کہ مشرق یا مغرب میں جو شہر ہے سب کے فسادوں کی بلا ہند میں پڑے گی۔

پھر فرمایا کہ جب شہر اس طرح پر خراب ہوں گے تو امام مہدی ظاہر ہوں گے اور مشرق سے مغرب تک ان کے عدل کی دھوم مچ جائے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نیچے اتریں گے اور ان دونوں کو مسلمانی از حد عزیز ہوگی اور اس وقت دن بہت چھوٹے ہوں گے۔ چنانچہ ایک دن میں ایک نماز ادا ہوگی۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ حاجی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ اس کے عہد میں سال مہینوں کی طرح اور مہینے ہفتوں کی طرح اور ہفتے دنوں کی طرح ہوں گے اور دن ایک وقت میں گزر جائیں گے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ اے درویش! آدمی کو چاہیے کہ انہی سالوں اور مہینوں کو وہ سال اور مہینے خیال کرنا چاہیے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کتیا کے بچے پیدا ہوں گے نہ کہ آدمی کے۔ اب خود لوگ قیاس کریں کیونکہ زمانہ دراز گزر چکا ہے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور دعا گو واپس چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ (اس کیلئے خدا کا شکر ہے)۔

مجلس (۴)

عورتوں کی فرمانبرداری

مجلس چہارم: عورتوں کی فرمانبرداری کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا کہ جو عورت اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے وہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ہمراہ بہشت میں داخل ہوگی۔ اس کے بعد فرمایا کہ جس عورت کو خاوند بستر پر طلب کرے اور وہ نہ آئے تو اس کی تمام کی ہوئی نیکیاں دور ہو جاتی ہیں اور وہ ایسی صاف رہ جاتی ہے جیسے سانپ کینچلی اتار کر اور اس کے شوہر کی طرف سے اس کے ذمے اس قدر بدیاں ہو جاتی ہیں جتنی کہ جنگل کی ریت اور اگر وہ عورت مر جائے اور شوہر اس کے راضی نہ ہو تو اس کیلئے دوزخ کے ساتوں دروازے کھل جاتے ہیں، مگر عورت سے خاوند راضی ہو اور عورت وفات پا جائے تو اس کیلئے بہشت کے ۷۰ درجے قائم ہوتے ہیں۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

پھر فرمایا کہ میں نے منبیہ میں لکھا دیکھا ہے کہ جو عورت خاوند سے ترشروئی سے پیش آئے اور اس کی طرف نہ دیکھے تو اس کے اعمالنامے میں آسمان کے ستاروں کے برابر گناہ لکھے جاتے ہیں پھر فرمایا کہ اگر خاوند کی ناک کے ایک نتھنے سے خون جاری ہو اور دوسرے سے ریجہ (پیپ) اور عورت اسے زبان سے صاف کرے تو بھی خاوند کا حق ادا نہیں ہوتا۔ پس اے درویش! اگر خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو نبی کریم ﷺ حکم فرماتے ہیں کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔

غلام آزاد کرنے کی جزا

پھر غلام آزاد کرنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ اسی اثنا میں ایک درویش آیا اور آداب بجالا کر جو بردہ (غلام) اس کے ہمراہ تھا خواجہ صاحب کے روبرو آزاد کر دیا۔ خواجہ صاحب نے دعائے خیر کی پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بردہ آزاد کرتا ہے اس کے بدن کی ہر رگ کے بدلے اس شخص کو پیغمبری کا ثواب ملتا ہے اور دنیا سے باہر جانے سے پیشتر ہی اس کے چھوٹے بڑے گناہوں کو خداوند تعالیٰ بخش دیتا ہے اور اس کے بدن پر جتنے بال ہیں ہر بال کے بدلے ایک شہر بہشت میں اس کے نام بناتے ہیں اور اسکی ہر رگ کے بدلے اسے نور دیتے ہیں اور اس پر پل صراط آسان کرتے ہیں اور آسمان پر اس کا نام اولیاءٔ میں شمار کرتے ہیں۔

جناب صدیق اکبر ؓ کا غلام آزاد کرنا

پھر فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور اصحاب بھی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق ؓ اٹھے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ میرے پاس چالیس بردے ہیں۔ میں نے بیس بردے خدا تعالیٰ کی رضامندی کیلئے آزاد کیے۔ نبی کریم ﷺ نے دعائے خیر کی اتنے میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے رسول اللہ ﷺ حکم الٰہی یوں ہے کہ ابوبکر صدیق ؓ کے جسم پر جتنے بال ہیں آپ کی امت میں سے اسی قدر آدمیوں کو ہم نے دوزخ کی آگ سے نجات دی اور اسی قدر ثواب حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے حاصل کیا۔

جناب عمر فاروق ؓ کا غلام آزاد کرنا

اس کے بعد فرمایا کہ امیر المومنین عمر اٹھ کر آداب بجالائے۔ اور عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تیس بردے ہیں ان میں سے پندرہ میں نے خدا اور خدا کی رضا کیلئے آزاد کیے۔ نبی کریم ﷺ نے دعائے خیر کی۔ اتنے میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام پھر اترے اور کہا اے رسول اللہ ﷺ فرمان الٰہی اس طرح پر ہے کہ جس قدر رگیں ان بردوں کے جسم میں ہیں ان سے پچاس گنے آدمی آپ ﷺ کی امت کے میں نے دوزخ کی آگ سے آزاد کیے اور اسی قدر ثواب حضرت عمر ؓ کو عنایت ہوا۔

جناب عثمان غنی ؓ کا غلام آزاد کرنا

اس کے بعد فرمایا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی ؓ اٹھ کر آداب بجالائے اور عرض کی کہ میرے پاس بردے بہت

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

ہیں۔ان میں سے سو بردے خدا کی رضا کیلئے آزاد کیے۔رسول اللہ ﷺ نے دعائے خیر کی اور حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے آکر حکم الٰہی اس طرح بیان کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ جتنی رگیں ان بردوں کے بدنوں میں ہیں ان سے سو گنا آدمی آپ کی امت کے بخشے گئے اور ثواب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عنایت ہوا۔

جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نذرانۂ جاں

اس کے بعد فرمایا کہ امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اٹھے اور آداب بجالا کر عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ! میرے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں میرے پاس جان ہے سو خدا پر میں نے قربان کی۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا اے رسول اللہ ﷺ فرمان الٰہی یہ ہے کہ ہمارے علی رضی اللہ عنہ کے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں، ہم نے دنیا میں اٹھارہ ہزار عالم پیدا کیے ہیں۔ تیری اور علی رضی اللہ عنہ کی رضا پر ہم نے ہر عالم میں سے دس ہزار کو دوزخ کی آگ سے نجات بخشی۔

پھر فرمایا کہ خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا طریق تھا کہ جو بزرگ خواجہ صاحب کی خدمت کیلئے آتا ایک بردہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا اور خواجہ صاحب اس کو قبول کر کے فرماتے کہ تو اس کو آزاد کر شاید کہ قیامت کے دن میں اور تو اسی کی بدولت دوزخ کی آگ سے بچ جائیں۔

اہل عشق کا مقام

پھر فرمایا کہ جس روز خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کی تو جس قدر آپ کے پاس بردے تھے اپنے سامنے سب کو آزاد کیا۔ اور حج کیلئے روزانہ ہوئے اور پیادہ ہر قدم پر دوگانہ ادا کرتے ہوئے چودہ سال کے عرصے میں خانہ کعبہ پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کعبہ اپنی جگہ پر نہیں۔ آپ کو حیرت ہوئی آواز آئی کہ اے ابراہیم صبر کر، کعبہ ایک بڑھیا کی زیارت کیلئے گیا ہوا ہے۔ ابھی آجائے گا جونہی کہ خواجہ صاحب نے یہ بات سنی آپ پہلے کی نسبت زیادہ متحیر ہوئے اور کہا کہ وہ بڑھیا کون ہے؟ چنانچہ ان کو دیکھنے کیلئے روانہ ہوئے کہ جا کر دیکھوں تو سہی جونہی کہ جنگل میں پہنچے رابعہ بصری کو دیکھا کہ بیٹھی ہوئی ہیں اور کعبہ اس کے گرد طواف کر رہا ہے۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں غیرت آئی۔ چنانچہ انہوں نے رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کو زور سے آواز دی کہ تو نے یہ شور برپا کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے یہ شور برپا نہیں کیا بلکہ تو نے کیا ہے کہ چودہ سال کے بعد تو خانہ کعبہ پہنچا ہے اور دیدار نصیب نہیں ہوا کیونکہ تیری خواہش خانہ کعبہ کی زیارت سے تھی۔ اور میری غرض خانہ کعبہ کے مالک کی تھی۔ پھر فرمایا کہ اے درویش! وہ مرد ہے کہ خداوند تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو مدنظر رکھے اور دنیا اور آخرت میں مبتلا نہ ہو اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس کی طرف نگاہ نہ کرے۔ جب انسان اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے تو جو کچھ اس کے دوست کی ملکیت ہوتا ہے وہ اسی کی ہو جاتی ہے۔ کعبہ اس کے گرد طواف کرتا ہے اور اس کا دامن نہیں چھوڑتا پس اے درویش! اسی مقام پر غور کر کہ جب سید عالم ﷺ خداوند تعالیٰ کے بن گئے تو خداوند تعالیٰ سید عالم ﷺ کا بن گیا اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ رہی تو آواز آئی کہ کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جونہی کہ یہ معاملہ جو کچھ آسمان سے لیکر زمین تک اور دنیا اور آخرت میں ہے سب نے دیکھا تو فرشتے انسان اور جن وغیرہ

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

سب نے اپنے آپ کو طفیلی خیال کر کے نبی کریم ﷺ کا دامن پکڑا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن ہمیں نہ چھوڑ دینا اور اپنی شفاعت سے محروم نہ رکھنا۔

آتشِ عشق کے سوختہ جاں

پھر فرمایا اے درویش! تجھے یاد رہے کہ جب آدمی دوست کا بن جاتا ہے تو سب چیزوں اس کی بن جاتی ہیں لیکن مرد کو چاہئے کہ تمام موجودات سے فارغ ہو کر دوست کی طرف مشغول رہے تا کہ جو کچھ دوست کا ہے اس کی پیروی کرے۔

پھر فرمایا اے درویش! ایک دفعہ میں سیوستان کی طرف سفر میں تھا تو سیوستان میں ایک غار کے اندر ایک درویش کو دیکھا جسے شیخ سیوستانی کہا کرتے تھے لیکن وہ بوڑھا اس قدر بزرگی اور ہیبت رکھتا تھا کہ میں نے آج تک کسی کو ایسا نہیں دیکھا۔ وہ عالم تحیر میں مشغول تھا جب میں اس کے پاس گیا تو میں نے سر جھکا لیا۔ اس بزرگ نے فرمایا سر اٹھا۔ میں نے سر اٹھایا تو فرمایا اے درویش! آج قریباً ستر سال کا عرصہ گزرا ہے کہ سوائے خدا کے کسی اور شے میں مشغول نہیں ہوا لیکن تیرے ساتھ جو میں مشغول ہوتا ہوں یہ حکم الٰہی ہے سن! اگر تو محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کے سوا کسی اور چیز میں مشغول نہ ہونا اور کسی سے میل جول نہ کرنا تا کہ تو جلایا نہ جائے کیونکہ غیرت کی آگ عاشقوں کے اردگرد رہتی ہے جب عاشق نے معشوق کے سوا کسی چیز کا خیال کیا۔ اسی دم غیرت کی آگ نے اسے جلایا۔ لیکن تجھے یاد رہے کہ محبت کی راہ میں جو درخت ہے اس کی دو شاخیں ہیں۔ ایک کو نرگس وصال کہتے ہیں اور دوسرے کو نرگس فراق پس جو شخص سب سے فارغ ہو کر دوست میں مشغول ہو وہ دوست کے وصال کی دولت سے مشرف ہوتا ہے اور جو اس کے سوا کسی اور چیز کی رغبت رکھتا ہے وہ فراق میں مبتلا ہو جاتا ہے جونہی کہ اس بزرگ نے اس بات کو ختم کیا۔ فرمایا کہ جا! تو نے ہمیں کام سے رکھا۔ اتنا کہہ کر وہ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے اور دعا گو واپس چلا آیا پھر فرمایا اے درویش! ہم بردہ آزاد کرنے کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بردہ آزاد کرتا ہے وہ دنیا سے باہر جانے سے پیشتر ہی اپنا مقام بہشت میں دیکھ لیتا ہے اور جان کنی کے وقت فرشتہ اسے بہشت کی خوشخبری دیتا ہے پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ جو شخص غلام آزاد کرتا ہے وہ دنیا سے رحلت کرنے سے پیشتر ہی بہشت کی شراب پیتا ہے اور جان کنی کا عذاب اس پر سہل ہو جاتا ہے۔ اور قیامت کے دن عرش کے سایہ تلے ہوگا اور بغیر حساب کے بہشت میں داخل ہوگا جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے اور دعا گو واپس چلا آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ (اس بات پر خدا کا شکر ہے۔)

مجلس (۵)

صدقے کی فضیلت وفوائد

صدقہ دینے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ خواجہ صاحب یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

فتاویٰ میں، میں نے لکھا دیکھا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ سب عملوں سے اچھا عمل کون سا ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ دینا دوزخ کی آگ کیلئے پردہ ہوتا ہے پھر فرمایا کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ صدقے کے بعد دوسرے درجے پر کون سا نیک عمل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کا پڑھنا پھر فرمایا کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا ہے کہ میں نے ستر سال تک اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ میں نے مصیبتیں بہت اٹھائی ہیں لیکن بارگاہ الٰہی کا دروازہ نہیں کھلا جونہی کہ میں نے اپنی طرف خیال کیا اور جو مال میری ملکیت میں تھا سب راہ خدا میں صرف کیا تو دوست یعنی خدا میرا بن گیا اور جو دوست کی ملکیت تھی سب میری ملکیت ہوگئی۔

پھر فرمایا کہ ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے آثار اولیاء میں لکھا ہے کہ ایک درم صدقہ دینا ایک سال کی ایسی عبادت سے بہتر ہے جس میں دن کو روزہ رکھا جائے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کی جائے پھر فرمایا کہ جس روز امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ۸۰ ہزار دینار خدا کی راہ میں خرچ کئے اور گودڑی پہن کر سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنجناب ﷺ نے پوچھا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! دنیاوی ذخیرے میں سے کچھ باقی رکھا ہے تو آپ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ! خدا اور سول یعنی خدا اور خدا کا رسول کافی ہے۔ جونہی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ کہا فوراً حضرت جبرائیل علیہ السلام مع ستر ہزار مقرب فرشتوں کے گودڑی پہنے ہوئے نازل ہوئے اور سلام کے بعد عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ! حکم الٰہی اسی طرح پر ہے کہ آج ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے ہماری راہ میں اپنا مال خرچ کیا ہے اور اس کو ہمارا سلام دو اور کہو! کہ تو نے وہ کام کیا جس میں ہماری رضا تھی اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس میں تیری رضا ہے۔ اور محمد ﷺ اور تمام فرشتوں کو حکم ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موافقت کی وجہ سے سب گودڑی پہنیں کیونکہ قیامت کے دن گودڑی پہننے والوں کو ابوبکر کی گودڑی کے صدقے میں ہم بخشیں گے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اے رسول اللہ ﷺ قرآن شریف پڑھنا بہتر ہے یا صدقہ دینا۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ دینا بہتر ہے کیونکہ صدقہ دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ ایک یہودی راستے میں کھڑا ایک کتے کو روٹی کا ٹکڑا کھلا رہا تھا۔ اتفاق سے خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ادھر سے گزر ہوا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ اپنا ہے یا بیگانہ؟ اس نے کہا کہ مرد بیگانہ کا ہے خواجہ صاحب نے کہا جب یہ حالت ہے تو تو کیا کرتا ہے کیونکہ یہ قبول نہیں۔ اس نے کہا کہ اگر یہ قبول نہیں تو تاہم وہ (خدا) تو دیکھتا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔

الغرض! مدت کے بعد خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کعبہ معظمہ میں پہنچے تو پرنالے کے نیچے سے آواز آئی کہ رَبِّیْ (یعنی (اے) میرے ربّ) پھر غیب سے آواز آئی کہ لَبَّیْکَ عَبْدِیْ (میرے بندے! میں حاضر ہوں) خواجہ صاحب حیران ہوئے کہ چل کر دیکھوں تو سہی۔ وہ کیسا نیک بخت بندہ ہے جونہی کہ آپ وہاں پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص سجدے میں سر رکھ کر رَبِّیْ (اے میرے رب!) پکارتا ہے آپ تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے۔ اتنے میں اس شخص نے سر اٹھایا اور خواجہ صاحب سے کہا: کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ خواجہ صاحب نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں وہی آدمی ہوں جسے تو کہتا تھا کہ میری نیکی قبول نہیں۔ دیکھا! میری چیز کو اس نے قبول کیا اور مجھے بلا لیا۔

پھر فرمایا کہ آثار اولیاء میں، میں نے لکھا دیکھا ہے کہ صدقہ نور ہے اور حوروں کی خوبصورتی کا باعث اور صدقہ

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے۔ پھر فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو صدقہ دینے والوں کا ایک گروہ عرش کے نیچے مقام پائے گا اور جن لوگوں نے موت سے پہلے صدقہ دیا ہے موت کے بعد وہ ان کیلئے گنبد بنے گا۔

پھر فرمایا کہ صدقہ بہشت کی سیدھی راہ ہے اور جو شخص صدقہ دیتا ہے وہ خدا کی رحمت سے دور نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا کہ خواجہ حاجی رحمۃ اللہ علیہ کے جماعت خانہ میں، میں نے ان اشخاص سے جو صبح سے شام تک آتے تھے کوئی بھی ایسا نہیں دیکھا جو کچھ کھا کر نہ جاتا ہو اور اگر اس وقت کوئی چیز مہیا نہ ہوتی تو خدام کو آپ فرماتے کہ پانی پلا دو تا کہ دن دینے سے خالی نہ جائے۔

پھر فرمایا کہ اے درویش! زمین سخی آدمی پر فخر کرتی ہے اور رات اور دن جب زمین پر چلتا ہے تو نیکیاں اس کے اعمال نامے میں لکھی جاتی ہیں۔

پھر فرمایا کہ سخی لوگ ایک ہزار سال سب سے پہلے بہشت کی بو سونگھیں گے اور ہر روز ان کو پیغمبری کا ثواب ملتا رہے گا۔

جونہی کہ یہ فوائد خواجہ صاحب نے ختم کئے خلقت اور دعا گو واپس آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

مجلس (۶)

شراب نوشی وغیرہ

شراب پینے کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ مشارق الانوار میں لکھا ہوا ہے کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا سے روایت کی ہے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اے عمر! یہ حلال نہیں ہے محض حرام اور خراب ہے اور یہ شراب مومنوں کی نہیں۔ پھر فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت مل جائے اور سخت نہ ہو تو اس کا پی لینا جائز ہے اور اگر مل کر کچھ عرصہ گزر جائے اور سخت ہو جائے تو اس کا پینا جائز نہیں پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو شراب پیئے یا بیچے یا اس کی قیمت میں سے کچھ کھائے۔ پھر خواجہ صاحب آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ یہ شریعت ہے جو اسے حرام گنتے ہیں ورنہ طریقت میں ندی کا پانی پینے سے خدا کی بندگی میں سستی ہو۔ بمنزلہ شراب کے ہے۔

نفس کو خواہشات پر سزا

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ اپنے مجاہدے کا حال بیان کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے مجاہدے کا حال بیان کروں تو تمہیں اس کے سننے کی طاقت نہیں لیکن ہاں جو میں نے اپنے نفس کے ساتھ معاملہ کیا ہے اگر وہ سننا چاہتے ہو تو میں سناتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ایک دفعہ رات کے وقت میں نے نفس کو نماز کیلئے طلب کیا تو اس نے موافقت نہ کی اور نماز قضا ہوگئی۔ اس کا باعث یہ تھا کہ میں نے مقررہ مقدار سے کچھ زیادہ طعام کھا لیا تھا جب دن چڑھا تو میں نے دل میں ٹھان لی کہ سال بھر میں نفس کو پانی نہیں دوں گا۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ ابوتراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ کو سفید روٹی اور مرغی کے انڈے کھانے کی خواہش پیدا ہوئی کہ اگر آج مل جائے

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF

تو ان سے روزہ افطار کروں۔ اتفاقاً عصر کی نماز کے وقت خواجہ صاحب تازہ وضو کرنے کیلئے باہر نکلے تو ایک لڑکے نے آ کر خواجہ صاحب کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ یہ وہ چور ہے جو اس دن میرا اسباب چرا کر لے گیا تھا اور آج پھر آیا ہے تا کہ کسی اور کا مال چرا کر لے جائے۔ یہ غوغا سن کر لوگ اکٹھے ہوئے۔ لڑکا اور اس کا باپ مکے مارنے لگے۔ خواجہ صاحب نے ان کی گنتی کی تو چھ لگ چکے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے خواجہ صاحب کو پہچان کر کہا کہ اے لوگو! یہ چور نہیں، یہ تو خواجہ ابوتراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ خلقت معافی کی خواستگار ہوئی کہ آپ معافی فرما دیں۔ ہمیں معلوم نہ تھا جب وہ آدمی خواجہ صاحب کو اپنے گھر لے گیا اور شام کی نماز کے بعد بیٹھے تو مرغی کے انڈے اور سفید روٹی۔ جو اتفاقیہ اس کے گھر میں موجود تھے آپ کے پیش کئے۔ جب خواجہ صاحب نے دیکھا تو آپ مسکرائے اور فرمایا کہ اٹھا لے۔ میں نہیں کھاؤں گا۔ اس نے عرض کیا کہ کیوں؟ آپ نے فرمایا کہ آج میں نے صرف اس کی خواہش کی تھی تو بغیر کھانے کے میں نے چھ مکے کھائے۔ اگر میں اسے کھا لوں تو شاید کیا مصیبت نازل ہو۔ خواجہ صاحب اٹھ کر بغیر کھائے چل دیئے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا خلقت اور دعا گو واپس چلے گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

مجلس (۷)

مومنوں کو اذیت دینا

مومن کو تکلیف دینے کے بارے میں گفتگو ہوئی آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے مومن کو ستایا۔ سمجھو کہ اس نے مجھ کو ناراض کیا اور جس نے مجھے ناراض کیا اس نے خداوند تعالیٰ کو ناراض کیا ہر مومن کے سینے میں ۸۰ پردے ہوتے ہیں اور ہر پردہ پر فرشتہ کھڑا ہوتا ہے جو شخص کسی مومن کو ستاتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے ۸۰ فرشتوں کو ناراض کیا۔

نماز میں کامل حضوری

پھر نماز کے بارے میں گفتگو ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ نماز فریضہ نماز کے بعد ادا کی جاتی ہے اور ہمارے مشائخؒ نے اس نماز کو ادا کیا ہے پس جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز ادا کرے اور جو کچھ قرآن سے جانتا ہو پڑھے تو خداوند تعالیٰ اسے بہشت کی خوشخبری دیتا ہے اور اس کو اس وقت ۷۰ ہزار فرشتے ہدیئے لے کر آتے ہیں اور اس نماز کے ادا کرنے والے کے سر پر قربان کرتے ہیں اور جب قبر سے اٹھتا ہے تو ۷۰ پوشاکیں پہنا کر بہشت میں لے جاتے ہیں اور جو شخص اس نماز کو ظہر کی نماز کے بعد ادا کرے اس میں قرآن مقرر نہیں تو خداوند تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے میں اس کی ہزار حاجتیں روا کرتا ہے اور ہزار نیکی اس کیلئے لکھی جاتی ہے اور ایک سال کی عبادت کا ثواب اسے ملتا ہے۔ کتاب مجیب میں مشائخ طبقات لکھتے ہیں کہ دانا آدمی اس وقت تک نماز نہیں پڑھتا۔ جب تک نماز میں پوری حضوری حاصل نہ ہو چنانچہ میں نے اپنے پیر خواجہ حاجی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے میں

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

لکھا ہوا دیکھا ہے کہ خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ چاہتے کہ نماز کو شروع کریں۔ ہزار دفعہ تکبیر کہہ کر بیٹھ جاتے۔ جب مکمل حضوری حاصل ہوتی تب نماز شروع کرتے اور جب اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھ ہی سے مدد طلب کریں) پر پہنچتے تو دیر تک ٹھہرے رہتے۔

الغرض! ان سے جب اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت مکمل حضوری حاصل ہوتی ہے پھر نماز شروع کرتا ہوں کیونکہ جس نماز میں مشاہدہ نہ ہو۔ اس میں کیا نعمت ہوسکتی ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ بغداد سے باہر نکلے اور نماز کا وقت قریب آن پہنچا۔ دونوں بزرگ تازہ وضو کرنے میں مشغول ہوئے اور وضو کرنے کے بعد نماز ادا کرنے لگے۔ اتنے میں ایک شخص لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے جا رہا تھا۔ جب اس نے ان کو دیکھا تو فوراً ایندھن کا گٹھا نیچے رکھ کر وضو میں مشغول ہوا ان بزرگوں نے عقل سے معلوم کرلیا کہ یہ مرد خدا رسیدوں میں سے ہے۔ سب نے اس کو امام مقرر کیا جب نماز شروع کی تو رکوع اور سجود میں دیر تک رہا۔ نماز سے فارغ ہو کر اس سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ دیر اس وجہ سے کرتا تھا کہ جب تک ایک تسبیح پڑھ کر لَبَّيْكَ عَبْدِيْ (میرے بندے! میں حاضر ہوں) نہ سن لیتا، دوسری تسبیح نہ کرتا۔

خواجہ عمر نفسی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں خانہ کعبہ معظمہ کی طرف مجاوروں کے درمیان کچھ عرصہ گوشہ نشین رہا۔ ان بزرگوں میں ایک بزرگ تھا جسے خواجہ عمر نفسی کہتے تھے۔ ایک دن وہ بزرگ امامت کر رہے تھے فوراً حالت عجیب ہوگئی۔ سر مراقبہ میں لے گئے۔ کچھ دیر کے بعد جب سر اٹھایا تو آسمان کی طرف دیکھنے لگے اور اہل مجلس کو فرمایا کہ سر او پر اٹھاؤ اور دیکھو۔

جونہی کہ یہ فرمایا میں نے دیکھا پھر فرمایا کہ کیا کہتے ہیں اور کیا دیکھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں نے دیکھا پہلے آسمان کے فرشتے رحمت کے تھال ہاتھ میں لے کر کھڑے ہیں اور ہونٹوں میں کچھ کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا یہ کہتے ہیں کہ شیخ صاحب کی بندگی ہماری بندگی کی نسبت بہتر معلوم ہوتی ہے۔

جونہی میں نے یہ کہا اس نے سر اٹھایا اور مناجات کی کہ اے خداوند! جو کچھ تیرے بندے سنتے ہیں اہل مجلس بھی اسے سنیں فوراً غیبی فرشتے نے آواز دی، اے عزیزو! یہ فرشتے جو لبوں کو ہلا رہے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ اے خداوند! خواجہ نفسی کے مجاہدہ اور علم کی عزت کے صدقے میں ہمیں بخش دے۔

اس کے بعد فرمایا کہ یہ نعمت ہر مرتبے میں حاصل ہے لیکن مرد وہ ہے کہ اس میں کوشش کرے تاکہ اس مرتبے پر پہنچ جائے۔

پھر فرمایا اے درویش! بغداد میں ایک بزرگ تھا جو صاحب کشف و کرامات تھا۔ اس سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ نماز کیوں نہیں ادا کرتے فرمایا کہ اس میں تمہیں کچھ دخل نہیں لیکن جب تک دوست کا چہرہ نہیں دیکھ لیتا میں نہیں پڑھتا۔

پھر فرمایا، یہی سبب ہے کہ جو بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ علم، علم ہے جس کو عالم جانتے ہیں اور زہد زہد ہے جس کو زاہد جانتے ہیں اور یہ بھید ہے جس کو اہل معنی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

نمازِ عصر سے قبل چار رکعت نماز کا بہترین عوض

پھر فرمایا کہ جو شخص عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز ادا کرے ابودردا ؓ نے فرمایا کہ اس کو ہر رکعت کے بدلے بہشت میں ایک محل ملتا ہے اور ایسا ہے کہ گویا اس نے ساری عمر خداوند تعالیٰ کی عبادت میں بسر کی ہے اور جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان چار رکعت نماز ادا کرے وہ بہشت میں جاتا ہے اور مصیبتوں سے امن میں ہوتا ہے اور ہر رکعت کے بدلے پیغمبری کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص عشاء کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے بغیر حساب کے بہشت میں جائے گا اور یہ نماز سوائے خدا کے دوست کے اور کوئی ادا نہیں کرتا۔

پھر فرمایا کہ جو شخص نماز زیادہ کرتا ہے وہ حساب میں بہت زیادہ رہتا ہے اور جو بدی کرتا ہے نیکی زیادہ ہوتی ہے۔

پھر فرمایا کہ مومن کو منافق اور لعنتی کے سوا اور کوئی نہیں ستاتا۔ جونہی خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۸)

مومن سے گالی گلوچ فرعون کی مدد کرنا ہے

گالی دینے کا ذکر ہوا تو آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جو شخص مومن کو گالی دیتا ہے وہ گویا اپنی ماں اور لڑکی کے ساتھ زنا کرتا ہے اور ایسے ہے کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لڑائی میں فرعون کی مدد کرنا۔

پھر فرمایا کہ جو شخص مومن کو گالی دیتا ہے اس کی دعا چند روز تک قبول نہیں ہوتی اور اگر بغیر توبہ کئے مر جائے تو گنہگار ٹھہرتا ہے۔

سرخ دستر خوان پر کھانے کی برکات

اور کھانے کا ذکر آیا۔ جب کھانا آیا تو آپ نے فرمایا کہ کھانا دستر خوان میں لاؤ تا کہ اس کے اوپر رکھ کر کھائیں گو رسول خدا ﷺ نے دستر خوان پر طعام نہیں کھایا لیکن دستر خوان پر رکھ کر کھانے کو منع بھی نہیں فرمایا۔ اگر کھالیں تو جائز ہے لیکن آؤ! سب مل کر کھائیں اور ایسا کریں جیسا کہ میرے بھائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کیا ہے۔

پھر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دستر خوان کا رنگ سرخ تھا جو آسمان سے اترتا تھا اور اس میں سات روٹیاں اور پانچ سیر نمک ہوتا تھا پس جو شخص دستر خوان پر روٹی نمک کے ساتھ کھائے ہر لقمہ کے ساتھ سو نیکی لکھتے ہیں۔ اور سو درجے بہشت میں زیادہ کرتے ہیں اور بہشت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ ہوتا ہے اور جو شخص سرخ دستر خوان پر نمک کے ساتھ روٹی کھاتا ہے اسے بہشت میں ایک شہر ملتا ہے اور جب روٹی کھانے سے پہلے فارغ ہوتا ہے خداوند تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ خواجہ مودود حسن رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ جو شخص سرخ دستر خوان پر روٹی کھاتا ہے خداوند تعالیٰ اسے نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

پھر فرمایا کہ شمس العارفین کو یہ نام رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک سے عطا ہوا۔ یہ اس طرح پر ہوا کہ جس روز وہ رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک پر پہنچا اور سلام کیا تو آواز آئی (عَلَیْكَ السَّلَامُ یَاشَمْسَ الْعَارِفِیْنَ) اے شمس العارفین تجھ پر سلام۔ پھر فرمایا کہ یہی معاملہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پیش آیا تھا۔ جب آپ ابتدائی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک پر پہنچے اور کہا: اے مرسلوں کے سردار! تجھ پر سلام ہو تو آواز آئی۔ علیك السلام یا امام المسلمین !اے مسلمانوں کے امام! تجھ پر سلام ہو۔

اہلِ محبت وادب کا انعام

پھر فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو سلطان العارفین کا خطاب آسمان سے ملا تھا چنانچہ ایک دن آدھی رات کے وقت اٹھ کر مکان کی چھت پر آ کر خلقت کو سویا دیکھا اور کسی شخص کو جاگتے ہوئے نہ پایا تو خواجہ صاحب کے دل میں خیال گزرا کہ افسوس! ایسی باعظمت درگاہ میں بیدار اور مشغول کیوں نہیں ہیں چاہا کہ خداوند تعالیٰ سے ساری خلقت کے جاگنے اور مشغول ہونے کی دعا کریں پھر دل میں خیال آیا کہ یہ شفاعت کا مقام سرور کائنات ﷺ کا ہے مجھے کیا مجال ہے کہ ایسی درخواست کروں۔

جونہی کہ دل میں یہ خیال پیدا ہوا غیب سے آواز آئی کہ اے بایزید اس قدر ادب جو تو نے ملحوظ رکھا۔ میں نے تیرا نام خلقت میں سلطان العارفین رکھا۔

پھر فرمایا کہ احمد معشوق رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ ایک دفعہ آپ جاڑے کے موسم میں چلے کی رات نصف شب کے قریب جب باہر نکلے تو پانی میں چلے گئے اور دل میں ٹھان لی کہ جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ میں کون ہوں ہرگز پانی سے باہر نہ نکلوں گا۔ آواز آئی کہ تو وہ شخص ہے جس کی شفاعت سے قیامت کے دن بہت سے آدمی بخشے جائیں گے۔

شیخ احمد نے کہا میں یہ بات پسند کرتا، مجھے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ میں کون ہوں۔

پھر آواز سنی کہ میں نے حکم کیا ہے کہ تمام درویش اور عارف میرے عاشق ہوں اور تو میرا معشوق ہو۔

پھر خواجہ صاحب وہاں سے باہر نکلے۔ جو شخص آپ کو ملتا السلام علیکم احمد معشوق کہتا۔

پھر فرمایا کہ شمس العارفین نماز ادا نہ کرتے تھے جب لوگوں نے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ نماز بغیر سورہ فاتحہ کے پڑھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ یہ کیسی نماز ہے پھر لوگوں نے التجاء کی تو آپ نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ تو پڑھتا ہوں لیکن اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ نہیں پڑھتا، لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ضرور پڑھیں۔

اس کے بعد دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جب نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کی تو جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچے تو آپ کے وجود مبارک کے ہر رونگٹے سے خون جاری ہو گیا۔

پھر حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ میرے لئے نماز درست نہیں۔ گو لوگ تو کہتے ہیں کہ میں نماز ادا کرتا ہوں۔

جب خواجہ صاحب ان فوائد کو ختم کر چکے تو یادِ خدا میں مشغول ہوئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

WORK FOR HUMANITY SYED AJMER SHARIF

www.syedajmersharif.com

مجلس (۹)

حصولِ معاش میں مختلف پیشوں کی فضیلت

روزی کمانے اور کام کرنے کے بارے میں گفتگو ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے اٹھ کر پوچھا اے رسول اللہ ﷺ میرے پیشے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تیرا پیشہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ درزی کا کام۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو راستی سے یہ کام کرے تو بہت اچھا ہے۔ قیامت کے دن تو ادریس پیغمبر کے ہمراہ بہشت میں جائے گا پھر ایک اور آدمی نے اٹھ کر عرض کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ! میرے پیشے کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو کیا کام کرتا ہے؟ اس نے عرض کی کھیتی باڑی۔ آنجناب ﷺ نے فرمایا یہ بہت اچھا کام ہے۔ اس واسطے کہ یہ کام حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا۔ یہ مبارک اور فائدہ مند کام ہے۔ خداوند تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے تجھے برکت دے گا اور قیامت کے دن بہشت میں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک ہوگا۔ پھر ایک اور آدمی نے اٹھ کر عرض کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ آپ کی رائے میں میرا پیشہ کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو کیا کام کرتا ہے؟ اس نے عرض کی کہ میرا کام تعلیم ہے۔ آپ نے فرمایا تیرے کام کو خداوند تعالیٰ بہت ہی اچھا جانتا ہے۔ اگر تو خلقت کو نصیحت کرے گا تو قیامت کے دن حضرت خضر علیہ السلام کا سا ثواب تجھے ملے گا اور اگر تو عدل کرے گا تو آسمان کے فرشتے تیرے لئے معافی کے خواستگار ہوں گے پھر ایک اور آدمی نے اٹھ کر عرض کیا کہ اے نبی کریم ﷺ میرے پیشے کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیرا پیشہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی کہ سوداگری۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو راستی سے کام کرے گا تو بہشت میں پیغمبری کا ہمراہی ہوگا۔

پھر فرمایا کہ روزی کمانے والا خدا کا دوست ہوتا ہے لیکن اسے چاہیے کہ نماز ہر وقت ادا کرے اور شریعت کی حد سے قدم باہر نہ رکھے کیونکہ حدیث میں ہے کہ ایسا روزی کمانے والا خدا کا پیارا ہے اور خدا کا صدیق (دوست) ہے۔ پھر فرمایا کہ ابودرواجیؓ دکانداری کیا کرتے تھے۔ جب آخری زمانے میں آپ ؓ کو مسلمانی کی حقیقت معلوم ہوئی۔ تو آپ ؓ نے دکانداری ترک کردی۔ لوگوں نے کہا کہ آپ نے دکان کیوں چھوڑ دی؟ آپ ؓ نے فرمایا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ دکانداری کے ہمراہ مسلمانی ٹھیک طور پر نہیں رہتی تو میں نے دکانداری چھوڑ دی۔ پھر فرمایا کہ روزی کمانے والا خدا کا صدیق ہوتا ہے کیونکہ اس شخص کو خدا پر بھروسہ ہے اور اس شخص پر روزی کمانا کفر ہے بشرطیکہ جس وقت نماز کا وقت قریب ہو۔ سب کام دھندے چھوڑ کر نماز ادا کرے تو ایسا روزی کمانے والا صدیق ہے۔

جونہی خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

مجلس (۱۰)

مصیبت میں آہ وزاری (محرومِ رحمت، مستحقِ لعنت)

مصیبت کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی آپ نے فرمایا کہ عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا ﷺ سے روایت کی ہے کہ جو شخص مصیبت میں آہ وزاری کرتا ہے خدا اس پر لعنت کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ مشائخ طبقات نے کہا ہے کہ مصیبت میں آہ وزاری کرنا کفر ہے اور جو شخص کہ ایسا کرتا ہے اس کا نام منافق مومنوں میں لکھتے ہیں اور ایسے شخص پر خدا کی لعنت ہوتی ہے جو مصیبت کے وقت شور کرے۔

پھر فرمایا کہ مشائخ طبقات نے کہا ہے کہ جو شخص مصیبت کے وقت گریہ وزاری کرتا ہے اور واویلا مچاتا ہے چالیس روز کے گناہ اس کے ذمے لکھے جاتے ہیں اور سو سال کی عبادت اس کی ضبط کی جاتی ہے اور اگر اسی حالت میں بغیر توبہ کئے مر جائے تو دوزخ میں شیطان کے ہمراہ ہوگا۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک راہ سے گزر ہوا جب آپ نے رونے چلانے کی آواز سنی تو قلعی پگھلا کر کانوں میں ڈال لی اور بہرے ہو گئے۔

اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص مصیبت کے وقت اپنا گریبان چاک کرے خدا اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتا اور قیامت کے دن اس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا اور ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ جس شخص نے کپڑے پھاڑ ڈالے تو قیامت کے دن اس کی دونوں بھوؤں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ شخص خداوند تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہے مگر توبہ کرے تو نہیں اور جو شخص مصیبت کے وقت لباس کو سیاہ کرے اس کیلئے دوزخ میں ستر گھر تیار ہوتے ہیں اور اس کی کسی قسم کی اطاعت قبول نہیں ہوتی اور ایسا ہو کہ گویا اس نے ستر مومنوں کو جان سے مار ڈالا ہے اور ہزار بدی اس کے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہے اور آسمان و زمین کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں جب تک کہ وہ سیاہ کپڑا پہنے رہے۔ پھر پانی کے دینے کے بارے میں گفتگو ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جس وقت کوئی آدمی پیاسے کو پانی دیتا ہے اسی گھڑی اس کے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں گویا کہ وہ ابھی ماں کے شکم سے نکلا ہے اور بغیر حساب کے بہشت میں جائے گا اور اگر اسی روز فوت ہو جائے تو شہید ہو کر فوت ہوگا۔

بھوکوں کو کھانا کھلانا اور لڑکیوں کی پیدائش پر خوشی کرنا

پھر فرمایا کہ جو شخص بھوکے کو کھانا کھلائے، خداوند تعالیٰ اس کی ہزار حاجتوں کو پورا کرتا ہے اور دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور بہشت میں اس کیلئے ایک محل بناتا ہے۔

پھر فرمایا لڑکیاں خدا کا ہدیہ ہیں۔ پس جو شخص ان کو خوش رکھتا ہے خدا اور رسول اللہ ﷺ اس سے خوش ہوتے ہیں اور جس شخص کو خداوند تعالیٰ لڑکیاں عنایت کرے خدا اس سے خوش ہوتا ہے اور جو شخص لڑکیوں کے پیدا ہونے پر خوشی کرے تو یہ خوشی کرنا خانہ کعبہ کی ستر (۷۰ مرتبہ) زیارت کرنے سے بھی زیادہ فضیلت والی ہے جو والدین اپنی لڑکیوں پر رحم کرتے ہیں خدا ان پر رحم

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ میں نے آثار اولیاء میں لکھا دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے ہاں ایک لڑکی ہوگی قیامت کے دن اس کے اور دوزخ کے درمیان پانچ سو سال کی راہ کا فرق ہوگا۔

پھر فرمایا کہ اولیاء اللہ اور انبیاء کرام لڑکیوں کو بہ نسبت لڑکوں کے زیادہ پیار کرتے تھے۔

پھر فرمایا کہ خواجہ سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک لڑکی تھی جس کو وہ بہت پیار کرتے تھے چنانچہ ایک دفعہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو نئے کوزے اور ٹھنڈے پانی کی خواہش پیدا ہوئی۔ جونہی کہ آپ کی زبان مبارک سے نکلا کہ اگر سرد پانی اور نیا کوزہ ہو تو اس سے روزہ افطار کروں اور بزرگوار کی لڑکی نے سنا فوراً لا کر صاحب خانہ کے آگے رکھ دیا۔ عصر کی نماز کا وقت تھا خواجہ صاحب کو نیند آ گئی اور مصلے پر سو گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ گویا خداوند تعالیٰ بہشت جیسے گھر میں اتر آیا ہے اور پوچھتا ہے کہ اے لڑکی! تو کس کی بیٹی ہے؟ اس نے کہا، میں اس شخص کی بیٹی ہوں جس نے نئے کوزے میں سرد پانی پیا۔ جونہی کہ ہاتھ پر ہاتھ مارا، کوزہ ٹوٹ گیا۔ اس نے نعرہ مار کر کہا، اے سرّی! نئے کوزے میں پانی نہیں پینا چاہیے جو اس قدر دنیاوی لگاؤ رکھتے ہیں۔ وہ ہرگز ہرگز ایسے مرتبے پر نہیں پہنچ سکتے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۱۱)

جانوروں پر ظلم

جانوروں کو مار ڈالنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو شخص چالیس گائے ذبح کرتا ہے اس کے ذمے ایک خونِ کبیرہ لکھا جاتا ہے اور جو جانور نفس کی خواہش کے واسطے ذبح کیا جاتا ہے وہ ایسا ہے گویا کہ اس نے خانہ کعبہ کے ویران کرنے میں مدد کی ہے مگر اس جگہ کہ جہاں بسمل کرنا جائز ہے پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ حاجی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ اے درویش! خواجہ عبداللہ مبارک فرمایا کرتے تھے کہ میری ۷۰ سال کی عمر ہے۔ میں نے اس میں کبھی جانور کو ذبح نہیں کیا۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی جانور کو آگ میں پھینکتا ہے یا بے رحمی سے مار ڈالتا ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا متواتر دو مہینے لگا تار روزے رکھے۔ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کسی جانور کو آگ میں نہیں ڈالا جائے گا مگر دنیا میں اور آخرت میں عذاب ہوگا اور جو شخص جانور آگ میں پھینکتا ہے گویا وہ اپنی ماں سے زنا کرتا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا.

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

مجلس (۱۲)

سلام کرنا سنتِ انبیاء اور گناہوں کا کفارہ ہے

سلام کہنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث میں آیا ہے کہ جب مجلس سے اٹھے تو سلام کہے کیونکہ سلام کہنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور فرشتے اس کیلئے بخشش کے خواستگار ہوتے ہیں جو شخص مجلس سے اٹھتے وقت سلام کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ کی رحمت اس پر نازل ہوتی ہے اور اس کی نیکیاں اور زندگی زیادہ ہوتی ہے۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ یوسف حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ جب کوئی شخص مجلس سے اٹھتا ہے اور سلام کہتا ہے اسے ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور اس کی ہزار حاجتیں روا ہوتی ہیں اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا کہ ماں کے شکم سے نکلا ہے اور ایک سال کے گناہ بخشتے ہیں۔ اور ایک سال کی عبادت اس کے اعمال نامے میں درج کرتے ہیں اور سو حج اور عمرہ اس کے نام لکھتے ہیں اور رحمت کے سو تھال اس بندے کے سر پر قربان کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے چاہا کہ کوئی ایسا موقع ملے کہ رسول اللہ ﷺ کے مجلس میں تشریف لانے کے وقت یا تشریف لے جانے کے وقت میں سلام کہوں لیکن موقع نہ ملا جب کبھی میں نے سلام کرنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ پہلے ہی سلام کہتے۔ کہتے ہیں کہ سلام کرنا نبیوں کی سنت ہے۔ تمام پیغمبر علیہم السلام جو گزرے ہیں سب سے پہلے سلام کہا کرتے تھے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ

مجلس (۱۳)

قضاء نمازوں کا کفارہ

نماز کے کفارہ کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ جس شخص کی نمازیں قضا ہو گئی ہیں اور اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی ہیں پس سوموار کی رات پچاس رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور ایک دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے تو خداوند تعالیٰ اس کی گزشتہ نمازوں کا کفارہ کرتا ہے خواہ اس نے سو سال بھی نمازیں ادا نہ کی ہوں۔

اس کے بعد رات کو قیام کرنے کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص رات

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

کو قیام کرے اور خلقت سوئی ہوئی ہو تو خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے تا کہ دوسری رات تک اسے نگاہ میں رکھیں اور رات سے لے کر دن نکلنے تک اس کیلئے بخشش طلب کرتے رہیں۔

روزِ جمعہ بیس رکعت نماز کا اجرِ عظیم

اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز بیس رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں فاتحہ اور اخلاص ایک مرتبہ پڑھے تو قیامت کے دن لاکھ صدیقوں اور شہیدوں کے ہمراہ اٹھے گا اور ہر رکعت کے بعد دن رات کا ثواب اسے ملے گا اور ہر حرف کے بدلے نور پائے گا اور پل صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا۔

پھر فرمایا کہ جو شخص قیام کرے اگرچہ اونٹ کی گردن کے مقدار گردن ہلائے۔ اس سے بہتر ہوتا ہے کہ وہ ساٹھ حج اور عمرہ کرے اور رحمت کے دروازے اس کیلئے کھل جاتے ہیں۔

لذت ایمان

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں سمرقند میں مسافر تھا۔ ایک بزرگ تھا جسے شیخ عبدالواحد سمرقندی کہتے ہیں اس سے میں نے سنا کہ ایمان میں کچھ مزہ نہیں تاوقتیکہ دن اور رات قیام نہ کیا جائے پس جو شخص یہ دونوں کام کرتا ہے وہ ایمان کا مزہ چکھتا ہے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ عاجزانہ اور حنفیوں کی بخشش

پھر فرمایا کہ امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ تیس سال تک رات کو نہیں سوئے اور آپ کا پہلو مبارک زمین پر نہیں لگا۔

پھر فرمایا کہ جب انہوں نے آخری حج کیا تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کعبے کے دروازے پر آئے اور کہا دروازہ کھولو! آج کی رات خداوند تعالیٰ کی عبادت کرلیں۔ کون جانتا ہے کہ دوسری دفعہ مجھے حج کی قدرت حاصل ہو یا نہ ہو۔ دروازہ کھل گیا۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اندر چلے گئے خانہ کعبہ کے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوئے اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھ کر آدھا قرآن شریف پڑھ کر رکوع اور سجود پورا کر کے کہا اے خداوند! میں نے تیری اطاعت ایسی نہیں کی جیسا کہ اطاعت کا حق تھا اور میں نے نہیں پہچانا تجھے جیسا کہ تیرے پہچاننے کا حق تھا۔

غیب سے آواز آئی کہ اے ابوحنیفہ! تو نے پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق تھا میں نے تجھے اور ان لوگوں کو جو تیرے پیرو ہیں اور وہ لوگ جو تیرے مذہب پر چلیں گے بخشا۔

پھر فرمایا کہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ چالیس سال تک نہ سوئے اور آپ کی پیٹھ مبارک زمین پر نہ لگی۔

خواب میں رویتِ حق

پھر فرمایا کہ خواجہ احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے تیس سال تک رات کے وقت قیام کیا اور ہر رات ہر دو رکعت میں دو دو دفعہ قرآن مجید ختم کرتے۔

پھر فرمایا، کہتے ہیں کہ انہوں نے خداوند تعالیٰ کو خواب میں دیکھا۔ اس کے بعد باقی عمر وہ نہیں سوئے۔ ۷۰ سال اور جیتے

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF

www.syedajmersharif.com

رہے۔ جب آپ کے انتقال کا وقت قریب پہنچا تو ایک بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کیف حالك ۔ آپ کی کیا حالت ہے۔ کس طرح آپ جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں مردانہ طور پر جاتا ہوں۔ اے عزیزو! آج ۷۰ سال کا عرصہ گزرا ہے کہ میں نے وہ خواب دیکھا تھا۔ آج تک میں نے کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اس وقت بھی میں اسی خواب میں غرق ہو کر جاتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ اے درویش! دنیا میں بھی نور ہے اور پل صراط میں بھی اور بہشت میں بھی نور ہے۔

پھر فرمایا کہ جو شخص رات کو قیام کرتا ہے جو دعا کرتا ہے وہ قبول ہو جاتی ہے اور اس کا خواہش مند ہوتا ہے اور خداوند تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں بخارا کی طرف سفر کر رہا تھا۔ ایک درویش کو میں نے دیکھا جو کہ از حد بزرگ تھا۔ میں کچھ مدت اس کی صحبت میں رہا۔ کسی رات کو میں نے نہ دیکھا کہ وہ قیام میں نہ گزارتے ہوں۔ آخر سنا گیا کہ چالیس سال سے اس درویش نے پہلو زمین پر نہیں رکھا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

مجلس (۱۴)

فضیلت سورۃ فاتحہ اور اخلاص

سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ خواجہ یوسف حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ پیغمبر خدا ﷺ سے حدیث ہے کہ جو شخص سوتے وقت سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھتا ہے وہ قیامت کے دن امینوں سے ہوگا اور پیغمبروں کے بعد سب سے پہلے وہ بہشت میں جائے گا اور بہشت میں جاتے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہوگا۔

پھر فرمایا کہ خواجہ محمد عرشی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے جو شخص سوتے وقت ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور تین دفعہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا کہ ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہے۔

پھر فرمایا کہ حدیقہ میں لکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے ہزار آدمی بہشت میں اس کی گواہی دیں گے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں بدخشاں میں اپنے پیر حاجی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ بدخشاں کی ایک مسجد میں ایک بزرگ کو دیکھا کہ ان کو خواجہ محمد بدخشانی (رحمۃ اللہ علیہ) کہتے تھے اور جو یاد الٰہی میں از حد مشغول تھے۔ ان سے میں نے سنا کہ جو شخص سورج نکلتے

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

وقت دو رکعت نماز ادا کرے یا چار رکعت تو حج اور عمرے کا ثواب فرشتے اس کے اعمال نامے میں لکھتے ہیں۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص سورج نکلتے وقت دو یا چار رکعت نماز ادا کرتا ہے اس سے بہت افضل ہوتا ہے جو کہ دنیا کا تمام مال صدقہ کرے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا، یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور دعا گو واپس چلا آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

مجلس (۱۵)

اہل بہشت کے لئے بے مثل نعمتیں

بہشت اور اہل بہشت کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ امام شعبی ﷫ کی تفسیر میں بہشت کے بیان میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے عرض کیا کہ ہمیں اہل بہشت کی خوراک کی بابت آپ ﷺ خبر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے اسی خدا کی قسم ہے جس نے مجھے پیغمبر بنایا کہ مرد بہشت میں سو مردوں کے ہمراہ کھانا کھائے گا اور اپنے اہل وعیال کے ہمراہ مل کر رہے گا۔ لوگوں نے عرض کہ اے رسول اللہ ﷺ اس کھانے سے تقاضائے حاجت بھی ہوگی یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! ہوگی اور اس سے پسینہ مشک سے بھی زیادہ خوشبودار نکلے گا اور اس کے پیٹ میں کچھ بھی نہیں رہے گا۔ پھر فرمایا بہشت میں ایسی زندگی ہوگی جسے موت نہ ہوگی اور جوانی ہوگی جو ہرگز بڑھاپے میں تبدیل نہ ہوگی اور ہمیشہ تازہ نعمت میں رہیں گے اور ہر روز ان پر نعمتیں زیادہ ہوں گی۔

اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص ان نعمتوں کو حاصل کرنا چاہے تو جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد سو دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے اور ہمیشہ پڑھے۔ اس پر نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ بہشت میں ماں باپ اور فرزند بھی ایک دوسرے سے ملیں گے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ۔

یعنی جب ماں باپ اور فرزند ایک دوسرے کو ملنا چاہیں گے تو بہشتی گھوڑوں پر سوار ہو کر ان کے محلوں میں جائیں گے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

مجلس ۱۶

مسجد میں داخل ہونے کے آداب

مسجد کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ جو شخص دایاں پاؤں مسجد میں رکھے اور کہے: تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ (میں نے خدا پر بھروسہ کیا۔ نہیں قوت بازگشت مگر اللہ کے ساتھ شیطان لعنتی سے) اور اس کے بعد جو نماز پڑھے خداوند تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ہر رکعت کے بدلے سو رکعت نماز کا ثواب لکھیں اور خداوند تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بہشت میں اسے ملتا ہے اور اس کے نام پر بہشت میں ایک محل تیار ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ جو شخص مسجد میں جاتا ہے اور کہتا ہے مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے یہ کلمہ کہہ کر میری کمر توڑ ڈالی ہے۔ پس اس کے اعمال نامے میں ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتے ہیں اور جب باہر نکلتے وقت یہ کلمہ پڑھے تو اس کے جسم کے ہر بال کے بدلے خدا تعالیٰ سو نیکی عنایت فرماتا ہے اور بہشت میں سو درجے بڑھتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ امام زیدوبسی زندہ راستی ؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جب مومن مسجد میں آتا ہے اور دایاں پاؤں مسجد میں رکھتا ہے تو اول سے آخر تک اس کے سارے گناہ گر جاتے ہیں، جب باہر آتا ہے اور بایاں پاؤں رکھتا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں۔ اے خداوند تعالیٰ! اسے نگاہ میں رکھ اور اس کی حاجت کو پورا کر اور اس کا مقام ہمیشہ کیلئے بہشت میں بنا۔

پھر فرمایا کہ خواجہ محمد مرعشی ؒ کے رسالہ میں، میں نے لکھا دیکھا ہے کہ سفیان ثوری ؒ خانہ خدا میں اس طرح بے ادبوں کی طرح وارد ہوئے کہ جب انہوں نے بایاں پاؤں مسجد میں رکھا تو اس بے ادبی کی وجہ سے ان کا نام ثور (بیل) پڑ گیا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۱۷)

مالِ دنیا اور صدقہ

دنیا اور مال کے جمع کرنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ مرد کو چاہئے کہ اس دنیا کی طرف نگاہ نہ کرے اور نزدیک نہ پھٹکے اور جو کچھ اسے ملے خدا کی راہ میں خرچ کردے اور کچھ ذخیرہ نہ کرے۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ یوسف چشتی ؒ کی زبانی سنا ہے کہ مال کا شکریہ ادا کرنا صدقہ دینا ہے اور اسلام کا شکریہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہنا ہے۔ اور جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے اسلام کا شکریہ بجالاتا ہے اور جو شخص زکوٰۃ اور صدقہ دیتا ہے وہ مال کا حق ادا کرتا ہے۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF

بچوں کو مارنے کی ممانعت

پھر لڑکوں کی بُری خو کی بابت ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب لڑکے روتے ہیں تو لعنتی شیطان ان کا کان اینٹھتا ہے تب وہ روتے ہیں پس جو والدین اپنے بچوں کو مارتے ہیں، ان کے نام گناہ لکھا جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے کہ چھوٹا بچہ نہیں روتا تاوقتیکہ اس کو شیطان نہ ستائے لیکن بچہ روئے تو لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہنا چاہئے تاکہ تمہیں خوشخبری ہو اور وہ رونے سے باز رہے۔

عالموں کا حسد

پھر فرمایا کہ عالموں کا حسد اچھا نہیں خصوصاً مسلمان کیلئے بعض عالموں کا قول ہے کہ حسد دل سے نکال دینا چاہئے جب حسد کو دل سے نکال دیں گے تو بہشت میں جائیں گے۔

پھر فرمایا کہ عالموں کا حسد زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا کی بابت حسد نہیں کرتے بلکہ ایک ایسی چیز کی نسبت حسد کرتے ہیں جس کے دیکھنے میں نقصان نہیں۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یاد الٰہی میں مشغول ہوئے۔ خلقت اور دعاگو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

مجلس (۱۸)

چھینکنے کے بعد حمدِ باری تعالیٰ کے انعامات

چھینک لینے کے بارے میں بات شروع ہوئی تو آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے زبان مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث میں ہے کہ جب مومن چھینک لیتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہے تو خدائے بزرگ اور بلند اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور بہشت میں اس کے نام کا ایک درجہ مقرر ہے۔ اور ایک بردے کے آزاد کرنے کا ثواب اس کے اعمال نامے میں لکھا جاتا ہے۔ لیکن جب دوسری چھینک لیتا ہے تو اس کے والدین کو بھی بخش دیتا ہے اور تیسری مرتبہ چھینک لیتا ہے تو سمجھ لے کہ زکام ہے۔ اے مسلمانو! چھینک کا جواب دینا (يَرْحَمُكَ اللّٰهُ تَعَالٰى) کہنا، گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور درجوں کی زیادتی کا باعث ہے اور چھینک دوزخ کی آگ کے درمیان پردہ کا کام دیتی ہے اور ہزار نیکی اس کے نام لکھتے ہیں اور قیامت کے دن اس کے ترازو میں رکھتے ہیں تو عرش اور کرسی کی نسبت وزنی ہوتا ہے۔ جو چھینک کا جواب دیتا ہے اور جو شخص ایک دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ اسے بہشت میں پیغمبروں کی ہمسائیگی عنایت کرتا ہے اور ایک شہر بہشت میں اسے عنایت ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ پہلے پہل جس نے چھینک لی وہ حضرت آدم علیہ السلام تھے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام پاس ہی تھے۔ انہوں نے کہا يَرْحَمُكَ اللّٰهِ۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

جونہی کہ خواجہ صاحب ؒ نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یادالٰہی میں مشغول ہو گئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۱۹)

اذان اور موؤذن کی فضیلت

نماز کی اذان کہنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے علی ؓ! جو شخص نماز کی بانگ کہتا ہے اس کا ثواب خدائے تعالیٰ بزرگ اور بلند ہی جانتا ہے لیکن نماز کی اذان میری امت کیلئے حجت ہے جس کی تفسیر یہ ہے کہ جب مومن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہے تو وہ ایسا کہتا ہے کہ خدا کو میں نے تیرا گواہ بنایا۔ اے محمد ﷺ کی امت نماز میں حاضر ہو اور دنیاوی کاروبار چھوڑ دو۔ اور جب اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ کہتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ اے محمد ﷺ کی امت! میں نے اسے اور اس کے فرشتوں کو گواہ بنایا ہے کہ میں نے نماز کے وقت کی تمہیں خبر کی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی خبر نہیں اور جب اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًرَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا ہے تو کہتا ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) خدا کے بھیجے ہوئے ہیں اور جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ اے محمد ﷺ کی امت! میں نے دین تم پر ظاہر کیا اور خدا اور خدا کے رسول ﷺ کا حکم مانو! تا کہ خدا تعالیٰ تمہارے سب گناہ بخش دے کیونکہ نماز دین کا ستون ہے اور جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتا ہے تو کہتا ہے کہ اے امت محمد ﷺ کی! تیرے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ اٹھو اور اپنا حصہ لو کیونکہ تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بہشت ہے اور جب اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہے۔ تو یہ کہتا ہے کہ خدا کی رحمت اور خدا کو میں نے تمہارا گواہ بنایا ہے۔ اے محمد ﷺ کی امت! نماز میں حاضر ہو اور دنیاوی کاموں سے فارغ ہو جاؤ۔ میں نے تم پر ظاہر کر دیا اور خدا اور خدا کے رسول ﷺ کا حکم مانو اور نماز ادا کر دتا کہ خداوند تعالیٰ تمہارے سب گناہ بخش دے اور تمہیں یاد رہے کہ کوئی عمل نماز سے بڑھ کر نہیں جو شخص نماز ادا نہیں کرتا وہ پشیمان ہوتا ہے اور جب لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ کہتا ہے تو کہتا ہے کہ تمہیں معلوم رہے کہ ساتوں آسمان اور زمینوں کی امانت تمہاری گردن پر ہے جو شخص قبول کر لیتا ہے اور ہاتھ پاؤں مارتا ہے وہ خلاصی پاتا ہے۔

اجابت اذان کا انعام

پھر فرمایا کہ بغداد میں، میں نے ایک بزرگ سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ اذان کا جواب دینا گناہوں کا کفارہ ہے اور جو مسجد میں خدا اور خدا کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے وہ صدیقوں اور شہیدوں کے ہمراہ بہشت میں جاتا ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کا رفیق ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ خواجہ جنید بغدادی ؒ کے عمدہ میں لکھا ہے کہ موؤذن کی اجابت کرنا قیامت کے دن خلقت کی شفاعت ہے۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

پس جو شخص اذان سنے اور امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے تو ہر رکعت کے بدلے تین سو رکعت کا ثواب ملتا ہے اور ہر رکعت کے بدلے بہشت میں اس کیلئے شہر بناتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پانچ قسم کے لوگوں پر راضی نہیں۔

اوّل: وہ لوگ جو جمعہ کی نماز قضا کرتے ہیں۔

دوم: جو آزاد کئے ہوئے غلاموں کو بیچتے ہیں۔

سوم: وہ جو ہمسائے کو ستاتے ہیں۔

چہارم: جو کسی سے ناحق کوئی چیز چھین لیتے ہیں۔

پنجم: وہ جو اپنے عیال پر ظلم کرتے ہیں۔

پھر فرمایا جو شخص مؤذن کی اجابت کرتا ہے فرشتے اس کیلئے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں اور سلام بھیجتے ہیں اور وہ نجات پاتا ہے اور بغیر حساب کے بہشت میں جاتا ہے۔

پھر فرمایا: اے درویش! اس طرح تکبیر کہنا جیسی کہ میں نے کہی ہے کہ خدا تمہارے دونوں ابروؤں کے درمیان ہے اور مقام تمہارے سینے کے سامنے ہے پس تمہیں یاد رہے کہ خداوند تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے اور دونوں پاؤں پل صراط پر ہیں اور بہشت دائیں طرف ہے اور دوزخ بائیں طرف۔ چاہئے کہ تو اللہ اکبر کہے اور فکر سے قرآن شریف پڑھے۔ اور عاجزی کے ساتھ رکوع کرے اور مسکینی کے ساتھ سجدہ کرے پھر بیٹھ کر التحیات پڑھے۔ تو فرشتے تیرے لئے معافی کے خواستگار ہوں گے اس وقت تک کہ تو سلام کہے۔

حلال رزق کے فوائد

پھر فرمایا کہ کھانا حلال کھاؤ اور حلال کی کمائی کا کپڑا پہنو اور توبہ کرو اور حرام کی کمائی کا کپڑا نہ پہنو۔ جب ایسا کرو گے تو بہشت کے ساتوں دروازوں میں سے ایک دروازہ تمہارے لئے کھول دیا جائے گا اور تمہاری نماز کو قبول کیا جائے گا۔

تلاوتِ قرآن کے فوائد

پھر فرمایا کہ قرآن شریف کو بار بار پڑھنا چاہئے۔ یہ بھی گناہوں کا کفارہ ہے اور دوزخ کی آگ کیلئے بمنزلہ پردہ کے ہے اور جو شخص قرآن پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے خداوند تعالیٰ بہشت کے دروازے اس کیلئے کھول دیتا ہے اور ہر خوف کے بدلے جو وہ پڑھتا ہے۔ خداوند تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک تسبیح پڑھتا ہے اور کوئی شخص خدا کا اس قدر نزدیکی نہیں جس قدر کہ وہ شخص ہے جو علم سیکھے اور قرآن کے پڑھنے کو بار بار کرے۔

پھر فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ قرآن شریف پڑھو اور سیکھو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن شریف کی ایک آیت پڑھتا ہے وہ نیکی سے بدرجہا بہتر ہے اور جس وقت فوت ہو جاتا ہے اور قرآن پڑھنے کی دوستی اس کے دل میں ہوتی ہے تو فرشتے کے کان میں نیکی کی صورت میں آتا ہے اور فرشتہ بہشت سے ایک نارنگی لاتا ہے اور کہتا ہے کہ پڑھو! وہ شخص کہتا ہے کہ

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

میں نے دنیا میں نہیں پڑھا پس وہ کہتا ہے کہ پڑھا یہ نارنگی خداوند تعالیٰ نے تیرے لئے ہدیہ کے طور پر بھیجی ہے پھر وہ بندہ شروع سے لے کر آخر تک قرآن شریف پڑھتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تجھے قبر اور قیامت کا عذاب نہ ہوگا اور تو پیغمبروں کا ہمسایہ ہوگا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یادالٰہی میں مشغول ہو گئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

مجلس (۲۰)

مومن کون؟

مومن کے بارے گفتگو شروع ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ مومن وہ شخص ہے جو تین چیزوں کو دوست رکھے۔ اول موت، دوم درویشی، سوم فاقہ۔ پس جو شخص ان تین چیزوں کو دوست رکھتا ہے۔ فرشتے اسے دوست رکھتے ہیں اور اس کا بدلہ بہشت ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ خداوند تعالیٰ درویشوں کو دوست رکھتا ہے اور مومن خداوند تعالیٰ کے دوست ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے پاس آٹھ ہزار درہم ہوں۔ وہ دولت مند ہوتا ہے جس کے پاس اس سے کم ہوں۔ وہ درویش ہے۔ اور جس کے پاس ان میں سے کچھ بھی نہ ہو وہ دن رات شکر بجالائے۔ وہ پیغمبر حضرت ایوب علیہ السلام کا مرتبہ پائے گا۔

مستحقین رحمتِ الٰہی

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ تین گروہ کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور وہ لوگ عرش کے نیچے ہوں گے۔ اول وہ ہمیشہ ہمت کرتے ہیں، دوسرے وہ جو ہمسایوں اور عورتوں کو خوش رکھیں۔ تیسرے وہ جو درویشوں اور عاجزوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب سے افضل نماز اور دوسرے درجہ پر صدقہ اور تیسرے درجہ پر قرآن شریف پڑھنا۔ پس جو شخص ان تینوں کو بجالانے میں کوشش کرتا ہے۔ وہ میری امت سے ہے اور بہشت میں جائے گا۔

پھر فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمسایہ کی بابت اس قدر ذکر فرمایا کہ مجھے گمان پیدا ہوا اور پوچھا کہ اے رسول اللہ ﷺ کیا ہمسایہ کے فوت ہو جانے کے بعد اس کی ورثہ کا مالک ہمسایہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ آنحضرت نے فرمایا۔ ہاں! ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی وارث نہ ہو۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہمسایہ کے ساتھ حتی الوسع مہربانی سے پیش آئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ قیامت کے دن میرے ہمراہ ہوگا اور بہشت میں جائے گا۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہوئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۲۱)

مومن کی حاجت روائی

حاجت روائی کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ تو آپ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اس مومن سے خداوند تعالیٰ خوش ہوتا ہے جو مومن کی ضرورت کو پورا کرے اور بہشت میں اس کا مقام ہوتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص مومن کی عزت کرتا ہے۔ اس کی جگہ بہشت میں ہوتی ہے اور خداوند تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اگر بندہ کسی کی جوتی سیدھی کرے یا مومن کے پاؤں سے کانٹا نکالے تو خداوند تعالیٰ اسے صدیقوں اور شہیدوں میں شمار کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ مشائخ طبقات اولیاء نے فرمایا ہے کہ اگر فرضاً کوئی شخص وردووں یا بندگی میں مشغول ہو اور کوئی حاجت مند آئے اور اس سے ملنا چاہے تو اسے لازم ہے کہ سب کام چھوڑ کر اس کے کام میں مشغول ہو جائے اور جس قدر مقدور ہو۔ اس میں کوشش کرے اور رسول اللہ ﷺ سے حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مومن کی حاجت کو پورا کرتا ہے خداوند تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے اور قیامت کے دن بہشت میں جائے گا اور حضرت آدم علیہ السلام کا ہمسایہ ہوگا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہوئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۲۲)

آخری زمانہ کی علامات

آخری زمانے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث میں ہے کہ جب آخری زمانہ آئے گا تو عالموں کو چوروں کی طرح ماریں گے اور عالموں کو منافق کہیں گے اور منافقوں کو عالم۔

پھر فرمایا کہ جو شخص علم سیکھتا ہے خداوند تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اس کا نام اولیاء کے آسمان پر لیا جائے۔

کفر کی دو قسمیں

پھر فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت فرمائی ہے کہ کفر، ایمان، اسلام، نفاق اور علم میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ اول وہ کفر جو خداوند تعالیٰ کی نعمتوں کا کیا جائے۔ مثلاً نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنا، بیماریوں کا دیکھنا اور مسلمانوں کو فائدہ نہ پہنچانا۔ ان سب باتوں کے سبب ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ دوسرے کفر یہ ہے کہ مسلمانی سے، پھر

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

جانا اور فریضہ باتوں کا منکر ہونا۔ اس کے سبب انسان ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔

ایمان کی دو قسمیں

ایمان کی دو قسمیں ہیں: ایک منافقوں کا ایمان ہوتا ہے جو زبان سے اقرار کرتے ہیں اور دل میں شک رکھتے ہیں یہ منافقوں کا کام ہے لیکن دوسرا ایمان خاص جو مومن لوگ زبان اور دل سے تصدیق کرتے ہیں۔ یہ ایمان سوائے نیکوکار آدمی کے کسی کی قسمت میں نہیں ہوتا۔

اسلام کی دو قسمیں

اور اسلام کی دو قسمیں یہ ہیں: ایک یہ کہ جب خداوند تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو تو شک نہ کرے اور جب اس کے سامنے سجدہ کرے تو دل اور زبان سے اسے ایک جانے پس یہ اسلام پاکیزہ ہے۔ دوسرا اسلام یہ ہے کہ زبان سے کہے کہ میں مسلمان ہوں اور دل میں کفر رکھے اور اس بات کا خوف نہ کرے کہ دین کا کیا حال ہوگا اور کیسی ندامت اٹھانی پڑے گی اور جو کچھ دل میں ہو وہی زبان سے کہے اور لوگوں کے درمیان لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت سے زندگی بسر کرے۔ ایسا شخص دوزخ سے بچ جائے گا۔

نفاق کی دو قسمیں

اور نفاق کی دو قسمیں یہ ہیں: اوّل یہ کہ بندہ حلال و حرام اور امر و نہی کا اقرار کرے اور پھر گناہ میں مشغول ہو جائے۔ اور برائی کرے اور خداوند تعالیٰ سے ڈرے اور توبہ کی امید رکھے اور یہ امید کرے کہ خدا اسے بدکار جانتا ہے۔

اور دوسرا نفاق یہ ہے کہ زبان سے حلال و حرام اور امر و نہی کا اقرار کرے اور دل میں خیال کرے کہ نماز، روزہ اور زکوٰۃ یہ عمل ہیں۔ اگر کروں گا تو اس کا ثواب مل جائے گا، یہ نفاق ہے۔ اس کا بدلہ دوزخ کی آگ ہے۔

علم کی دو قسمیں

اور علم کی دو قسمیں یہ ہیں ایک خاص خدا کیلئے علم حاصل کرنا اور دوسرا علم عام جو شخص علم کا ایک کلمہ سنے اس سے بہتر ہے کہ ایک سال عبادت کرے اور جو شخص ایسی جگہ بیٹھتا ہے جہاں علم کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اس کا ثواب غلام آزاد کرنے کے برابر ہوتا ہے اور علم اندھے کیلئے اور بہشت کا رہنما اور اللہ جل شانہ علم کو دنیا اور آخرت میں ضائع نہیں کرتا۔

عمل کی دو قسمیں

اور عمل کی دو قسمیں ہیں: اول جو خدا کیلئے کیا جائے یہ خاص ہے دوسرا جو لوگوں کے دکھلاوے کیلئے کیا جائے۔ اس کا بدلہ نہیں ملتا اور ایسا کرنا اچھا نہیں۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

مجلس (۲۳)

موت اور انبیاء علیہم السلام کی یاد

موت کے یاد کرنے میں گفتگو شروع ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث میں ہے کہ موت کو یاد کرنا دن رات کے قیام اور عبادت فاضلہ سے بہتر ہے۔

پھر فرمایا کہ زاہدوں میں سب سے اچھا زاہد وہ ہے جو موت کو یاد رکھے اور ہمیشہ موت کے شغل میں رہے۔ ایسا زاہد اپنی قبر میں بہشت کا سبزہ زار دیکھے گا۔

پھر فرمایا کہ نبیوں میں سے جو حضرت آدم علیہ السلام کو یاد کرے اور صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ تین بار کہے۔ خداوند تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ اگرچہ اس کے گناہ دریا سے بھی زیادہ ہوں اور ان (آدم علیہ السلام) کے پڑوس میں ہوگا اور جو حضرت داؤد علیہ السلام کو یاد کرے اور تین مرتبہ صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کہے بہشت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہوگا فرمایا کہ نبیوں کے یاد کرنے میں خداوند تعالیٰ اس کے ہفت اندام پر دوزخ کی آگ حرام کرے گا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور خلقت اور دعاگو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۲۴)

مسجد میں چراغ روشن کرنا

مسجد میں چراغ بھیجنے کی بابت گفتگو ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص ایک رات مسجد میں چراغ بھیجتا ہے اس کے ایک سال کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور ایک سال کی نیکیاں اس کے اعمالنامے میں لکھی جاتی ہیں اور بہشت میں اس کیلئے ایک شہر بنایا جاتا ہے اور جو شخص ایک مہینے تک لگاتار مسجد میں چراغ بھیجے تو خداوند تعالیٰ کی طرف سے اس کیلئے بہشت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو اور دنیا سے انتقال کرنے سے پہلے ہی وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لیتا ہے اور بہشت میں پیغمبر خدا ﷺ کا رفیق ہے۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ جو شخص مسجد میں چراغ بھیجتا ہے اور جس وقت اس کی روشنی مسجد میں ہوتی ہے تو سب فرشتے اس کیلئے بخشش طلب کرتے ہیں اور اس کو حملۃ العرش کہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

مجلس (۲۵)

درویشوں کو کھانا کھلانا

درویشوں کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے حدیث میں ہے کہ جو شخص درویشوں کو کھانا کھلاتا ہے وہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

محروم جنت کون؟

پھر فرمایا کہ تین قسم کے لوگ بہشت کی طرف نہیں آئیں گے۔ ایک جھوٹ بولنے والا درویش، دوسرا بخیل دولت مند اور تیسرا خیانت کرنے والا سوداگر۔ کیونکہ ان تینوں کو سخت عذاب ہوگا۔ پس جب درویش جھوٹا اور دولت مند بخیل بن جائے اور سوداگر خیانت کرنے والا ہو جائے تو خداوند تعالیٰ دنیا سے برکت اٹھالیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ جو شخص دن رات میں ہر نماز کے بعد سورۂ یٰسین اور آیت الکرسی ایک دفعہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تین مرتبہ پڑھے اور خداوند تعالیٰ اس کے مال اور اس کی عمر کو زیادہ کرتا ہے اور اس کو قیامت کے میزان اور پل صراط کے حساب میں آسانی ہوتی ہے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۲۶)

شلوار کے پائچے دراز کرنا

شلوار کے پائچے دراز کرنے کے بارے میں آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ شلوار کا پائچہ دراز کرنا منافقوں کی علامت ہے اور جو شخص شلوار کا پائچہ دراز کرتا ہے اور پاؤں کے نیچے تک لٹکاتا ہے تو ایسا شخص خدا اور خدا کے رسول ﷺ کا فرمانبردار نہیں ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ جو شخص شلوار کے پائچے کو اس قدر دراز کرے کہ وہ پاؤں کے نیچے تک لٹکے تو ہر قدم پر زمینی اور آسمانی فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور اس کے بدن کے ہر بال کے بدلے دوزخ میں اس کے لیے ایک مکان تیار ہوتا ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو لمبا تہبند باندھتا ہے وہ منافق ہوتا ہے اور جو آستین دراز کرتا ہے وہ لعنتی ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ دو گروہوں پر ہمیشہ خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ اول: دراز آستین کا پہننے والا۔ دوم: لمبے پائچے والی شلوار پہننے والا۔ اس کے نام پر دوزخ میں سات گھر تیار ہوتے ہیں۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

پھر فرمایا کہ بدن پر کپڑا پہننے میں فضول خرچی نہ کریں کیونکہ پیغمبر خدا ﷺ نے مردے کے بدن پر کفن کے زیادہ کرنے کو منع فرمایا ہے اور دو چیزوں کے بدلے عذاب ہوگا۔ ایک: کفن کی زیادتی سے۔ اور دوسرا: پانچہ دراز کرنے سے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ

مجلس (۲۷)

آخری زمانہ میں عالموں کی بے قدری

عالموں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ جب آخری زمانہ آئے گا امیر زبردست ہوجائیں گے اور عالم روزی کمانے کی خاطر محنت مشقت کریں گے اور جہان میں فساد برپا ہوگا اور زمینوں اور پہاڑوں میں ان پر عیش تنگ ہوجائے گی۔

پھر فرمایا کہ امیر لوگ زبردست ہوجائیں گے اور عالم لوگ عاجز۔ پھر خداوند تعالیٰ خلقت سے اپنی برکت اٹھائے گا اور شہر ویران ہوجائیں گے اور دین میں فساد واقع ہوگا۔ پس تمہیں یاد رہے کہ وہ لوگ اہل دوزخ ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا۔

پھر صدقہ کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے شخص کو صدقہ دے جو درویشوں کو مہمان رکھتا ہے۔ دس گنا ثواب ملتا ہے اور اپنے قریبیوں کو صدقہ دینے سے ہزار گنا ثواب ملتا ہے پس انسان کو لازم ہے کہ صدقہ ایسے طور پر دے کہ خداوند تعالیٰ خوش ہو۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے اس بیان کو ختم کیا۔ آپ یاد الٰہی میں مشغول ہوئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

مجلس (۲۸)

توبہ کرنا فرض ہے

توبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف میں حکم الٰہی یوں ہے:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

(ایمان لانے والو! توبہ کرو اور خدا کی طرف واپس آؤ کہ خداوند تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے۔)

پھر فرمایا کہ میں نے حدیقہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ مسلمان کیلئے توبہ کرنا فرض ہے۔

پھر فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں آئے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ اے خداوند! تو نے شیطان کو مجھ پر مقرر کیا ہے اور مجھ میں یہ طاقت نہیں کہ اس کو منع کر سکوں۔ مگر تیری توفیق سے تو حکم آیا کہ جب میں تجھے اور تیری اولاد کو محفوظ رکھوں گا تو ہرگز قابو نہیں پا سکے گا۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

پھر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ اے خداوند تعالیٰ! زیادہ واضح کر۔

آواز آئی کہ اے (حضرت) آدم علیہ السلام! میں نے توبہ فرض کردی جب تک کہ خلقت اس جہان میں ہے جب تیرے فرزند توبہ کریں گے تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا۔

پھر فرمایا کہ مرنے سے پہلے تم توبہ کرلو پھر بعد میں افسوس کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ سے حدیث میں ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مغرب کی طرف رات کی توبہ کیلئے ایک دروازہ بنایا ہے جس کی فراخی ۷۰ سال کی راہ کے برابر ہے۔

توبہ کی دو قسمیں

پھر فرمایا کہ توبہ دو قسم کی ہے۔ ایک توبہ نصوحی کہ اس کے بعد انسان گناہ کے نزدیک نہ بھٹکے۔ اور دوسری توبہ یہ ہے کہ دن رات توبہ کرے اور توڑ ڈالے اور ایسی توبہ اچھی نہیں۔

فرمانِ مرشد و عطائے مرشد

پھر فرمایا کہ اے معین الدین! میں نے تیری کمالیت کیلئے ان باتوں کی ترغیب دی ہے پس چاہئے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے تو دل وجان سے اسے بجالائے تاکہ قیامت کو شرمندہ نہ ہوئے۔

پھر فرمایا کہ لائق فرزند وہ ہے کہ کچھ اپنے پیر کی زبان سے سنے تو ہوش کے کانوں سے سنے اور اس میں مشغول ہو جائے اور اسے بجالائے۔

پھر فرمایا کہ لائق فرزند وہ ہے کہ جو کچھ اپنے پیر کی زبان سے سنے اپنے شجرہ میں لکھ لے تاکہ شرمندہ نہ ہوئے۔

جونہی کہ خواجہ ادام اللہ بقاء اس بات پر پہنچے عصا، پاس پڑا تھا اٹھایا اور دعا گو کو عطا فرمایا اور خرقہ اور لکڑی کی پاپوش یعنی کھڑاویں اور مصلیٰ مرحمت کر کے فرمایا کہ یہ تمام چیزیں ہمارے پیروں کی یادگار ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے ہم تک پہنچی ہیں۔ ہم نے تجھے دیں۔ مناسب ہے کہ جیسا ہم نے ان چیزوں کو رکھا ہے ویسا ہی تو بھی رکھے اور جس شخص کو تو مرد خدا معلوم کرے یہ یادگار اسے دے دے۔ جب یہ فرما چکے تو بندہ سے بغل گیر ہو کر فرمایا کہ تجھے خدا کو سونپا۔ جونہی کہ یہ فرمایا عالم تحیر میں مشغول ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ۔فقط۔

تمت

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF